وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

رسالہ

تشحیذ الاذہان

مرتبہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

نمبر ۱۱ و ۱۲ | بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق محرم و صفر ۱۳۳۵ھ | جلد ۱۱

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے عہ/ طلباء سے عہ/ غیر ممالک سے عہ/

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب مصری ناظر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور چوہدری عبدالسلام پبلشر کے حکم سے شائع ہوا

معذرت

اکتوبر ۱۹۱۶ء کے رسالہ میں گو مینے اطلاع دیدی تھی کہ ۱۶ صفحہ اس رسالہ میں زیادہ ہیں باقی ۲۴ صفحے دسمبر کے رسالہ کے ساتھ دیدونگا پھر بھی میرا خیال تھا جس طرح ہوسکے نومبر کا رسالہ نکالدوں مگر مجھے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے مسلسل دس مہینے سے بخار میں مبتلا ہونیکے سبب تبدیل آب وہوا کے لئے حسب مشورہ طبیب گوبلکی جانا پڑا۔ وہاں جاکر ہم سب اور زیادہ بیمار ہوگئے پچھلے دس سال کے دستور کے مطابق میرا گمان تھا کہ میرے جانے کی اطلاع اخبار میں چھپ جائیگی اور اس طرح پر وہ کثیر التعداد احباب جو بعض اعتراضات وسوالات کے جواب یا بعض مضامین ونظموں کی تصحیح یا قادیان کے دفاتر وکارخانوں کے متعلق پرائیویٹ طور پر مجھے خدمت کا شرف عطا فرماتے ہیں۔ پریشانی سے محفوظ رہینگے۔ لیکن ایسا نہ ہونے اور اسپر میری بیماری اور سخت بیماری کی وجہ سے خطوط کی رسید تک نہ دے سکنے سے جو تکالیف احباب کرام کو ہوئی اسکی معافی چاہتا ہوں۔ میرا دل تو اس بات کے لئے پھڑکتا تھا کہ میرے دوست میری بیماری کی خبر سنیں اور حسب معمول تہجدوں میں اس گنہگار کیلئے دعا مانگیں مگر کیا کیا جائے یہ بات میرے اختیار کی نہ تھی۔ ابھی طبیعت ناساز ہے اللہ رحم فرمائے اور جبتک زندہ ہوں خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔

نور البیان ہمارے عزیز مولوی نور الدین صاحب عربی ٹیچر ہائی سکول سرینگر نے قرآن مجید کے مشکل الفاظ کے معنی وتفسیر نہایت معتبر کتب سے لکھی ہیں۔ تین سو احباب کے وعدہ خریداری پر چھپ سکتی ہے۔ احباب حوصلہ افزائی کریں۔

یسرنا القرآن مشہور ومعروف عربی قاعدہ قرآن مجید سکھلانے کا۔ جس کی متعدد جلدیں احباب تشحیذ کی معرفت اکثر منگواتے رہتے ہیں۔ نیا چھپکر آگیا ہے قیمت باوجود گرانی کاغذ ۲ر رکھی گئی ہے۔

فاروق ۷ دسمبر کو ۱۸×۲۲ تقطیع پر نئی آن بان سے نکلیگا چار روپے پیشگی قیمت دینے والے کو عہ ر کی مفید کتب مفت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

رسالہ تشحیذ الاذہان

بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۱۶ء

ہمارا سالانہ جلسہ

خدا کے فضل سے وہ ایام مبارک بالکل قریب ہیں جب قادیان کی محترم سرزمین ہجوم خلق سے ارضِ حرم بنجائے گی اور بعینہٖ وہی نظارہ ہمارے پیش نظر ہوگا جو حج کعبہ کے وقت ہر سال دیکھا جاتا ہی اور ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ جب اسلام کے فرزندوں کو پہلے ام القریٰ کی چھاتیوں سے ہدایت و رشد کا دودھ ملنے میں روک پیدا ہوئی تو مرسل یزدانی محمد ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ام القریٰ کی چھاتیوں نے جوش مارا۔ اور ان سے دودھ کی نہریں جاری ہوئیں مبارک وہ جو پئیں اور صداقت کی زندگی جئیں۔ یہ اجتماع تو خدا کے برگزیدہ مرسل کی پیشگوئی یاتون من کل فجٍ عمیقٍ کے مطابق بالضرور ہونیوالا ہے اسکے لئے تو مجھے کچھ فکر نہیں۔ البتہ مجھے اپنے بعض احباب کا خیال ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ سستی یا بے پروائی یا کسی اپنے ذنب کی وجہ سے رہ کے جائیں۔ اور ان فیوضات سے محروم رہیں جنکا پانا یہاں آنے پر موقوف ہے خدا کی توفیق ان کی رفیق ہو۔ اور وہ سلامتی کے فرزند بنیں۔ میں صرف اس دعا کے چند فقرات نقل کئے دیتا ہوں۔ جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیارے مولیٰ سے مانگی ہے اور وہ یہ ہے:۔

ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں۔

۱۔ خدا تعالےٰ ان کیساتھ ہو۔ ۲۔ اور ان کو اجر عظیم بخشے

۳۔ اور ان پر رحم کرے ۴۔ اور انکی مشکلات اور اضطراب کیحالات ان پر آسان کردے

۵۔ اور انکے ہمّ و غمّ دور فرماوے ۶۔ اور انکو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے

۷۔ اور انکی مرادوں کی راہیں ان پر کھولدے ۸۔ اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اسکا فضل اور رحم ہے

۹۔ اور تا اختتام سفر اور انکے بعد انکا خلیفہ ہو ۱۰۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر

اب ہر ایک احمدی جس کا ایمان ہے کہ مسیح موعود کو خدا نے اجیب کل دعائک الا فی شرکائک فرمایا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس جلسے کے لئے سفر اختیار کرنے پر جس میں اسکا اپنا ہی فائدہ ہے کتنے انعامات اور فضلوں کا وارث ہو سکتا ہے پس میرے لئے کچھ ضرور نہیں کہ میں تحریک کے لئے فصیح اور بلیغ الفاظ اور دل پر اثر کر جانے والے فقرات سوچوں مندرجہ بالا دعاؤں کا کوٹیشن ہی ایک مومن کے لئے کافی تحریک ہے ہاں یہاں آنے پر کچھ منتظمین جلسہ کے لئے فرائض ہیں اور کچھ آپ لوگوں کے لئے ان کے متعلق مجھے کچھ صاف صاف عرض کردینا ہے۔

۱۔ سب سے پہلا سوال تو اخراجات کا ہے پانچہزار روپیہ مطلوب ہے چونکہ قریبًا اتنی ہی تعداد جلسہ میں شامل ہونے والوں کی ہوتی ہے اسلئے ایک ایک روپیہ حصہ میں آتا ہے۔ لیکن بعض کی کم استطاعت پر نظر کر کے جماعت کے مستطیع احباب کی خدمت میں عرض کیجاتی ہے کہ وہ ہمّت سے کام لیں یہ روپیہ جلسہ کے پہلے اگر پہنچادیا جائے تو اشیاء و سامان ضروری کے خریدنے میں دقّت پیش نہ آئیگی۔ ہر بستی کے با اثر اور ذی وجاہت اصحاب اپنے اپنے حلقۂ زیر اثر میں یہ کام للّٰہ کریں۔

۲۔ کچھ احباب تو ایسے ہیں کہ وہ تنگی ہو۔ یا ترشی جلسہ میں ضرور شامل ہوتے ہیں۔ مگر بعض احباب صرف باتیں سننے پر اکتفا کرتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ حتی الوسع والامکان سب شامل ہوں اپنے ساتھ ان کو جو سلسلہ احمدیہ میں شامل نہیں مسلمان کہلاتے ہیں

یا ہندو یا آریہ یا سکھ یا عیسائی اور آپ کے آشناؤں سے ہیں۔ ان کو بھی تحریک فرمائیے کہ وہ آپ کے ساتھ آئیں کچھ حرج نہیں۔ اگر ایسے دوستوں کا خرچ آمد و رفت اس بستی کی جماعت مجموعی طور پر اٹھا لے۔

۳۔ یہاں آکر اس غرض کو مد نظر رکھنا چاہئے جس کے لئے سفر اختیار کیا گیا ہے۔ اور اپنے اوقات کو ضروری مشاغل میں صرف کرنا چاہئے۔ بازار اور بازار کی چیزیں تو جہاں سے آپ تشریف لاتے ہیں وہاں بھی موجود ہیں۔ وہاں نہیں تو اس بستی کے کسی قریب کے شہر میں ہونگی۔ پس جو پیسے بلا ضرورت شدید آپ ان پر خرچ کرینگے وہ کیوں نہ کسی دینی کام میں خرچ ہوں۔ اور جو وقت اِدھر اُدھر اپنے ہی ساتھ والوں کے ساتھ متفرق اور بے نتیجہ گفتگو میں جائے وہ کیوں نہ جلسہ کی رونق بڑھانے اور اسکے اغراض کے پورا کرنے میں صرف ہو۔

مثلاً میں حضرت خلیفہ اول کے زمانہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ کھانا وقت پر کھلا دیا گیا ۹ بجے تک احباب فارغ ہو چکے ہیں مگر بعض دوست جلسہ گاہ میں تشریف نہیں لے گئے۔ وہ گویا اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں جو کچھ ہو رہا ہے غیر ضروری ہے یا کم از کم ان کی ذات اس سے مستغنی ہے یہ خیال اگر ہر ایک کے دل میں آجائے تو شاید یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جلسہ گاہ میں لیکچرار کے سوا اور کوئی نہ ہو پس کیسی بڑی سے بڑی شخصیت ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جلسہ گاہ میں محض اللہ کے لئے شامل ہو۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لیکچرار لیکچر دے رہا ہے اور ہمارے بعض دوست باہر حقہ پی رہے ہیں یا یونہی بعض عمارتوں کا معائنہ ہو رہا ہے یا کوئی بزرگ یونہی وعظ کرنے لگے ہیں یا مسجد نور میں جلسہ ہے اور چند صاحبان مدرسہ کی عمارت کے برجوں پر تشریف فرما ہیں اور اپنی قوت سامعہ و باصرہ کا امتحان کر رہے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں جماعت کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سب کی توجہ ایک طرف ہو۔

۴۔ پھر جلسہ کی اغراض میں سے ایک غرض باہمی تعارف ہے اسکی طرف ہمارے احباب کی بہت کم توجہ ہے۔ دوست آتے ہیں تو اپنے ہی گاؤں والوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ جب وہ جاتے ہیں تو ان کے واقف کاروں کی تعداد میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ چاہئے کہ ہر ایک ضلع کے دوست دوسرے مختلف اضلاع کے دوستوں سے ملیں اپنی مشکلات اور حاجات بیان

کریں ان کی سنیں پھر باہمی مشورہ سے کسی نتیجہ پر پہنچیں اور وہ اپنا طرزِ عمل اختیار کریں بعض وقت ایک دوست اپنی پیش آمدہ مشکل بیان کرتا ہے اور دوسرا اپنے تجربہ سے بتا دیتا ہے کہ میں نے اس موقعہ پر یوں کیا تھا اس طرح پر اس مشکل کا حقیقی علاج مل جاتا ہے۔ رشتوں ناطوں کی شکایات بھی ایک حد تک رفع ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ ایسے امور کی بنا تعارف پر ہے میں امید کرتا ہوں اس دفعہ اس بات کا خصوصیت سے خیال رکھا جائیگا۔ رات کے وقت کافی فرصت ہوتی ہے بجائے پنجابی اور اردو اشعار خوش الحانی سے پڑھنے پڑھانے سننے سنانے کے اگر ان متذکرہ بالا امور کی طرف توجہ ہو تو بہت مفید اور بابرکت ہو۔

۴۔ احباب ماہوار رسالوں اور اخباروں کی سہ ماہی یا ششماہی یا سالانہ قیمتیں اپنے ساتھ لیتے آئیں تو دفاتر کو بھی بہت سہولت ہو جائے۔

۵۔ اپنی نقدی وغیرہ ضروری اشیاء مہتمم جلسہ کے سپرد کر دینی چاہئیے یا اپنے کسی قادیانی دوست کے حوالے تاکہ ان کے ضائع ہونیکا خطرہ نہ رہے۔

۶۔ کھانے کا انتظام جب انجمن نے اپنے ذمہ لیا ہے تو خورد و نوش پر روپیہ صرف کرنے کی بجائے یہ روپیہ اشاعت کے لئے دیدینا چاہئیے کیونکہ یہ کوئی میلہ نہیں۔ نہ تفریح کے لئے اجتماع ہے۔

۷۔ ہر جگہ کی جماعت کا ایک امیر ہو اور آپکی ہر حرکت و سکون سے اتفاق و اتحاد و یکجہتی ظاہر ہو۔

۸۔ اذان تکبیر ان کاموں کے لئے آدمی مقرر ہیں وہ وقت خوب پہچانتے ہیں دوسرے احباب کو اسمیں دخل دینے کی ضرورت نہیں۔

اب مجھے منتظمین جلسہ سے کچھ عرض کرنا ہے اور چونکہ اس کا تعلق جلسہ میں آنے والوں سے بھی ہے اسلئے پبلک طور پر لکھتا ہوں۔

۱۔ جیسا کھانے وغیرہ کے لئے ایک مہتمم و ناظم ہے اسی طرح جلسہ گاہ کے لئے بھی ایک ذی وجاہت۔ ذی علم بارعب آدمی کی ضرورت ہے جو وقت پر جلسہ کی کارروائی شروع کرائے اور پھر مطابق پروگرام سب لیکچر ہوں وقت کا کوئی حصہ ضائع نہ جائے اور نہ مقررہ

لیکچراروں کے سوا کوئی اور بولے۔ یہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے وقت کا بہت سا حصہ ضائع جاتا ہے پچھلے سال اکثر ایسا ہوا کہ احباب ۹ بجے جمع ہو گئے ہیں مگر کوئی لیکچرار صاحب تشریف نہیں لائے نہ کوئی ناظم ہے جو جلسہ کی کارروائی باقاعدہ شروع کرائے بس پھر کیا ہؤا مختلف مقامات کے لڑکے اور خوش الحان دوست باری باری کھڑے ہو کر اشعار سنانے لگے۔ اور اس طرح گیارہ بارہ بج گئے چاہئے کہ وہ مضامین جن کی تبلیغ قوم کے لئے ناگزیر ہے مقرر کئے جائیں اور مختلف لیکچراروں میں تقسیم ہوں اور وہ وقت مقررہ کے اندر انہیں سنائیں اور سب صاحبان غور سے سنیں اگر کوئی لیکچر دینے والے صاحب وقت پر نہ پہنچ سکیں تو ان کی بجائے دوسرے صاحب کا فوری انتظام کیا جائے اور وقت کو خالی نہ جانے دیا جائے اگر حضرت صاحب کا وقت ہو۔ اور حضور کی تشریف آوری میں کسی وجہ سے دیر ہو۔ تو اس انتظار کے وقت میں کسی اور صاحب کا لیکچر کرا دیا جائے یہ نہیں کہ اشعار ہی سنے جائیں یا کوئی صاحب اپنے ذاتی مقاصد و اغراض کا اعلان فرماتے رہیں پھر لیکچر کے لئے وقت مناسب ہونا چاہئیے پچھلے سال شام کے بعد ایک دو لیکچر رکھے گئے اب نصف احباب تو کھانا کھانے کے لئے شہر چلے آئے اور نصف دارالعلوم میں رہ گئے۔ ناظم جلسہ کوئی تھا نہیں۔ اسلئے لوگ انتظار کر کر کے چلے گئے جب تین چار سو باقی رہ گئے تو لیکچر شروع ہؤا۔ جو ایسا ضروری تھا کہ سب کو سننا چاہئیے تھا۔

۲۔ پچھلے سال ایسا ہوا کہ مثلاً ۱۱ بجے جلسہ نماز کے لئے برخاست ہوا۔ اور پھر پونے تین بجے تک یہ نظارہ تھا کہ احباب باوضو بیٹھے ہیں ایک میز پر ہمارے میر قاسم علی صاحب کھڑے ہیں اور دوستوں کی فرمائشات کے مطابق متواتر یہ اعلانات فرما رہے ہیں کہ فلاں صاحب کی جوتی بدل گئی ہے جس صاحب کے پاؤں میں ہو دیدیں۔ فلاں صاحب کا کپڑا نہیں ملتا جس صاحب کے پاس ہو دیدیں فلاں صاحب کا نوٹ گر گیا ہے جس کو ملا ہو دیدیں۔ غرض میر صاحب کا حنجرہ داؤدی جو دو تین گھنٹے کسی عمدہ سے عمدہ لیکچر میں صرف ہونا چاہئیے تھا ایسی فضول اور لایعنی باتوں میں خرچ ہو گیا جس کا مجھے کمال رنج ہؤا یہ معاملہ یہانتک بڑھا کہ بعض دوستوں نے حضرت صاحب کو بھی تکلیف دی

اور ان سے اعلان کرایا کہ فلاں بھائی کی یہ چیز نہیں ملتی جس کو ملی ہو وہ دیدے گمشدہ اشیاء کے لئے یہ انتظام ہونا چاہیئے کہ وہ تمام ایک خاص دفتر میں جو اس کام کے لئے ناظمانِ جلسہ کی طرف سے ہوگا پہنچائی جائیں اور وہیں سے اصحاب دریافت فرمائیں۔ احمدیوں میں کوئی ایسا بددیانت اور چور نہیں جو اس غرض سے جلسہ میں شامل ہو کہ وہ دوسروں کی چیزیں ناجائز طور پر اپنے تصرف میں لائے ہاں اگر کوئی غیر ایسا شامل ہو تو ایسے اعلانات کا اس پر اثر نہیں۔

۳۔ اذان کے لئے ہر مسجد میں بہت ہوشیار وقت شناس آدمی مقرر ہونا چاہیئے کیونکہ یہاں کے اوقات اذان و صلوٰۃ بطور نمونہ ہیں بیرونی اصحاب کے لئے بالعموم دیکھا گیا ہے کہ جمعہ کے دن ساڑھے گیارہ بجے اذان دیدی گئی صبح کی اذان بھی آدھ گھنٹہ صبح صادق سے پیشتر ہو گئی ہے اس سے تعجیل وقت لازم آتی ہے کئی صاحبان تہجد سے محروم رہجاتے ہیں مؤذن کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ گھڑیوں کا سٹینڈرڈ ٹائم ہے اور یہاں جب تک ۲۶ منٹ ۱۲ بجکر نہ ہو۔ زوال شروع نہیں ہوتا۔ پس یہ دیکھکر کہ بارہ بج گئے ہیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ظہر کا وقت آگیا چونکہ یہ نقص کئی سالوں سے دیکھ رہا ہوں اسلئے بالتفصیل عرض کیا گیا۔

۴۔ جلسہ کی کارروائی جب شروع ہو جائے تو کوئی دوکاندار کوئی کتاب فروش وغیرہ جلسہ گاہ سے تین تین سو فٹ کے فاصلہ تک نہ ہونا چاہئے اس سے بہت شور اٹھتا ہے اور دوکان کے لئے سب سے مقدم حق دارالامان کے رہنے والوں کا ہے۔

۵۔ چونکہ نصف یا نصف سے زیادہ احباب دارالعلوم میں ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اسلئے دفتر محاسب کی ایک شاخ باہر ضرور کھولی جائے پچھلے سال میں نے دیکھا کئی دوست باہر سے شہر میں نہ آسکے اسلئے چندہ جمع کرانے سے معذور رہے اسی طرح محاسب صاحب یا ناظر صاحب کی شمولیت جلسہ میں اول سے آخر تک ضروری ہے۔

۶۔ ہمارے سلسلہ کے علماء و فضلاء جلسہ میں سٹیج پر موجود ہوں اور تقریریں لکھنے والے اور دوسرے رپورٹروں کے لئے ایک مناسب جگہ مخصوص ہو۔ اس بات کی بہت کم پروا کی جاتی ہے انوار خلافت دیکھ کر اب تو احباب خوش ہو رہے ہیں۔ مگر کیا ان کو یاد ہے کہ لکھنے والے کے لئے جب اتنی جگہ بھی نہیں رہی کہ وہ کھڑا ہو سکے تا چار اسے اس

میز پر بیٹھنا پڑا۔ جو حضرت صاحب کے آگے رکھی گئی تھی۔ اس بات کا بھی خیال ہونا چاہیئے کہ گیارہ بجے کے بعد تین بجے تک دھوپ ایسی ہوتی ہے جو کئی طبائع اسے برداشت نہیں کر سکتیں

۷۔ یہ عاجز اپنی قدر و قابلیت کے مطابق علی العموم دیہاتی زمینداروں میں بیٹھا کرتا ہوں اسلئے اس بات کا مجھے ذاتی طور پر یقینی علم ہے کہ اردو تقریریں وہ کم سمجھتے ہیں۔ چونکہ اکثر تعداد انہی اصحاب کی ہوتی ہے اس لئے پنجابی تقریریں بھی ہونی چاہیئے بالخصوص مسئلہ خلافت و نبوت و اسمہ احمد و ضروری تحریکات متعلق تبلیغ سلسلہ پر جو خوب ان کے ذہن نشین کی جائیں۔

۸۔ جو لوگ خدا کے مقرر کردہ ماموریں خدا کے بلائے سے بولتے ہیں۔ ان کو مستثنےٰ کر کے باقی لیکچراروں کو یہ واضح رہنا چاہیئے کہ کسی مضمون کو اپنے وقت کے اندر پورا نہ کر دینا ایک نقص ہے۔ اور یہ کوئی خوبی نہیں کہ ایک صاحب اپنا تمام وقت تمہید میں گذار دیں اور پھر کہیں۔ ابھی بیان تو بہت کچھ کرنا تھا مگر افسوس وقت نہیں رہا۔ ہیں اسکا نام تبحر علمی نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ یہ ایک کمزوری ہے کہ ایک وقت مقررہ کے اندر (جو اس مضمون کے ادا کے لئے کافی سمجھا گیا ہے) اپنے خیالات ادا نہیں ہو سکے نہایت ضروری باتوں کو مقدم کیا جائے اور واعظانہ رنگ وقت کی وسعت کے لحاظ سے اختیار ہو جو نظمیں پڑھی جائیں وہ کم از کم وزن کے لحاظ سے تو درست ہوں۔

۹۔ مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بعض طلباء سے بھی تقریریں کرانی چاہئیں اور ان کے لئے ایسا وقت ہو کہ انکی تقریریں رہ نہ جائیں۔

احمدی جماعت کے یتامیٰ و مساکین

یتیم ایک بیکس ہستی ہے مگر میرا مولیٰ غریب نواز ہے اسنے اپنے حبیب پاک خاتم کمالات انسانیت خاتم کمالات نبوت کو یتیم بنا کر یتیموں کو یہ فخر کرنیکا بجا موقعہ دیا کہ گرچہ خوردیم نسبتے است بزرگ۔ پھر قرآن کریم میں والضحیٰ کے لفظ سے فتح مکہ جیسی عظیم الشان نعمت کے شکریہ میں

اما الیتیم فلا تقھر کا حکم سنایا۔ دوسری طرف رسول کریمؐ کی زبان وحی ترجمان سے انا و کافل الیتیم کھاتین کہلایا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ یہ تو ہوئی اسلامی تعلیم۔ میں دیکھتا ہوں کہ یتامیٰ و مساکین کے متعلق ہر مذہب میں وصیت الخیر۔ ہے چنانچہ اسی کے مطابق آریوں نے عیسائیوں نے سکھوں نے غرض مختلف مذاہب کی مختلف سوسائٹیوں نے یتیم خانے کھول رکھے ہیں اور وہ بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں ایک ہماری احمدی جماعت ہے جو اسلامی تعلیم اسلامی عزّت و جلال کا واحد نمونہ اس وقت روئے زمین پر ہے کیا ہمارا بھی کوئی یتیم خانہ ہے۔ کیا ہمنے بھی کم از کم اپنی جماعت کے مساکین۔ یتامیٰ۔ ایامیٰ کا کوئی انتظام کر رکھا ہے اسکا جواب میں کیا دوں۔ آپ خود جانتے ہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ چند مساکین اور یتامیٰ مدرسہ احمدیہ اور مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھتے ہیں۔ ان میں سے مساکین کے وظائف مقرر تھے اور یتامیٰ میں سے اکثر کے اصل خرچ۔ اب کے تخفیف کمیٹی جو صدر انجمن کے اخراجات پر غور کرنیکے لئے بیٹھی ہے۔ تو اس نے یہ دیکھ کر کہ یتامیٰ و مساکین کی مدّ کئی سو روپے کی مقروض ہے روپے کی تعداد مقرر کر دی کہ بس اتنا روپیہ خرچ ہو۔ اس تجویز پر عملدرآمد کا نتیجہ یہ ہُوا کہ بہت سے طالب العلموں کو مدرسہ سے جواب دینا پڑا۔ اور بعض کے وظائف اتنے کم ہوئے کہ ان کو تعلیم چھوڑ دینی پڑی سان میں سے کوئی کسی جماعت میں پڑھتا تھا کوئی کسی میں۔ وہ انسان ہیں اسلئے تمام مثل نقل نہیں کر سکتا۔ مگر کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے ان میں سے نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے انجمن نے جو کچھ کیا نہایت مجبور ہو کر بادل ناخواستہ کیا۔ مگر طالبعلموں کے ساتھ جو کچھ ہُوا وہ بھی قابلِ توجہ و لائق ہمدردی ہے کہا جا سکتا ہے کہ اگر پہلے ہی سوچ سمجھ کر اپنی طاقت دیکھکر یتامیٰ و مساکین کی بھرتی ہوتی تو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا لیکن جب ایک بوجھ اٹھایا جا چکا تھا تو پھر اسے بہرحال نباہنا تھا گو صدر انجمن کسی خزانے کا نام نہیں ہے بلکہ ایک کام کرنے والی کمیٹی ہے جو اس روپیہ کو خرچ کرتی ہے۔ جو جماعت احمدیہ اس کے سپرد کرے۔ پس اسکی ذمّہ داری اہم ہے۔ اور

یہ اعتراض دراصل ہم ہی پر ہے کہ ہماری ہمتیں اس قدر تقاصر ہو گئی ہیں جو چند یتیموں کی پرورش کا انتظام نہیں کر سکتیں - انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ

اے قوم! تو اپنی پوزیشن یقیناً بھول نہیں چکی کیونکہ میں تیرے افراد کے منہ سے اکثر یہ سنتا ہوں کہ ہم صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے گروہ میں شامل ہیں اور آخرین منہم لما یلحقوا بہم کے مصداق تو کیا جب ان محامد کے ساتھ یہ واقعہ پڑھا جائیگا کہ جماعت احمدیہ اپنے چند یتامیٰ ومساکین کو سنبھال نہیں سکی - اسلئے انہیں مدرسہ سے خارج کرنا پڑا - یا ان کے وظائف کی تعداد اتنی کم کر دینی پڑی کہ وہ مدرسہ سے نکلنے پر مجبور ہوئے تو محزون معلوم ہوگا ہرگز نہیں پس یہ فیصلہ اگرچہ کہا جائیگا کہ "قطعی ہے" مگر میں تو یہی کہوں گا قابل نظر ثانی ہے کیونکہ اسمیں نہ صرف بدنامی ہے بلکہ یتیموں کے اس نالہ و فریاد اور مساکین کی آہوں کا خوف ہے جن کی نسبت لکھا ہے کہ عرش اعظم کو ہلا دیتی ہیں - میں تسلیم کرتا ہوں کہ روپیہ کم ہے مگر قحط میں یہ تو دیکھا گیا ہے کہ بڑوں نے اپنے منہ سے لقمہ نکالکر بچوں کے منہ میں ڈالا یہ نہیں دیکھا گیا کہ بچوں کے منہ سے لیکر کوئی بڑا کھا گیا اخراجات کم کرنے کی ضرورت ہے تو وسائل آمدنی سوچے جائیں ان پر عملدرآمد کرنے کے لئے پرزور اپیل کئے جائیں یہ نہیں ہو سکتا تو پھر بڑے بڑے بزرگ قربانی و ایثار کا نمونہ دکھائیں - اپنی سالانہ ترقیوں کو رکوا دیں - اپنی تنخواہوں کو اپنے نہایت ضروری اخراجات تک رکھ لیں باقی بصورت چندہ واپس کر دیں اگر ہنسراج بی - اے غیر مسلم ہوکر ستر اسی روپے میں کالج کی پرنسپلی کر سکتا ہے تو ایک احمدی بھی ایک گاؤں میں اس سے کم میں گذارہ کر سکتا ہے - یہاں اسی نوے روپے سے زیادہ خرچ کسی گھر والے کو درکار نہیں پھر کئی کام ہیں یعنی کئی اخراجات ہیں جنکو پیچھے ڈالا جا سکتا ہے کئی عہدے ہیں جو آنریری ہو سکتے ہیں - ان یتامیٰ و مساکین سے کتنا روپیہ بچ گیا ہے جس سے انجمن کا قرض اتر جائیگا مقبرہ بہشتی میں یتامیٰ و مساکین کا حق ہے غرض بہت سی تجاویز ہو سکتی تھیں جن سے اس بدنامی کے داغ سے ہم بچ سکتے تھے غور کریں تو ایسا کر کے ہمنے خلافت ثانیہ کی تاریخ میں چند ایسی سطور کا اضافہ کر دیا جو کم از کم میرے جیسے مذاق کے لئے نا مرغوب خاطر ہے حضرت خلیفہ ثانی کو تو یتامیٰ و ایامیٰ کا یہانتک خیال ہے کہ ششماہی نقشے میں آپ نے

ایک سوال رکھا ہے کہ آپ کے شہر میں کتنے یتیم اور بیوائیں ہیں۔ اور ان کے گذارہ کا کوئی بندوبست ہے یا نہیں اور ہمارا طرز عمل یہ کہ چند مساکین و یتامیٰ مدرسوں میں پڑھتے تھے ان میں سے ایک حصہ کے وظائف بند یا کم کرکے انہیں خانہ بدر کر دیا میں یہ سطریں نہ لکھتا مگر درد نے مجھے مجبور کر دیا کہ جماعت احمدیہ کو ان بیچاروں کا حال زار سنا کر متوجہ کروں۔ تا وہ صدر انجمن کی اس مد میں کافی چندہ دیں اور یتامیٰ و مساکین بے خانماں یا آوارہ نہ پھریں اے خدا۔ اے یتیموں کے ملجا و ماوا۔ اے بیکسوں سکینوں کے والی میرے کلمات میں اثر ڈال تا چند صاحب دل خدا ترس ذی مروت احباب کا دل موم ہو اور وہ چارہ کار بنیں واللہ میرا دل خون ہو گیا۔ میرا جگر ٹکڑے ہو گیا میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے ایک مسکین کو دیکھ کر جو ابھی[1] چند روز ہوئے مدرسہ .. .. میں تعلیم پاتا تھا۔ اور جس کی جی او ڈی گاڈ۔ جی او ڈی گاڈ اور دحرج یدحرج کی صدائیں جو فجر کے اندھیرے میں بلاغ کے پاس لگاتا تھا۔ اس فضاء میں ابھی تک گونج رہی ہیں اور جس کی محنت غیر معمولی محنت کا بچہ بچہ گواہ ہے کہ وہ مزدوری کر رہا ہے اور اس کی ٹانگیں گھٹنوں تک کیچڑ سے بھری ہیں اور اسکے سر پر مٹی کا ٹوکرا ہے کہا جا سکتا ہے کہ یہ اسکی حماقت ہے مگر میں عرض کرونگا اس حماقت کا ظہور کس وجہ سے ہوا اور کیوں ہوا؟ بعض دوست کہتے ہیں ان طلباء میں سے بعض کی دماغی حالت اس قابل نہ تھی کہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں اور کوئی اسے مان لے تو اسکا اختیار ہے مگر میں کم از کم نہیں مان سکتا کیونکہ میں ابھی تک اس جوش اس رنج اس اضطراب کو نہیں بھول سکا جو میرے آقا خلیفہ ثانی کو ان ایام میں ہوا جب آپ نے سنا۔ کہ مرزا یعقوب بیگ صاحب طلباء وظیفہ خواراں کا معائنہ کرینگے اور جن کے دماغ کمزور پائینگے ان کو رخصت کر دیا جائیگا تو کیا اب حضور اپنی خلافت کے زمانہ میں پسند فرما سکتے ہیں جو طلباء اس حیلے سے نکالے جائیں یہ وجہ نہیں وجہ تو فنڈ یتامیٰ و مساکین

[1] ایک طالب العلم نے "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" حضرت اقدس مسیح موعود کی مشہور معروف تقریر جو آپ نے دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء میں فرمائی اپنے خرچ پر نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپوائی ہے احباب ۱؍ فی جلد کے حساب سے خرید کر اسکی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

میں روپیہ کی کمی ہے اور اسکی تلافی جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہے خدا انہیں توفیق بخشے

حضرت آدم و مائی حوّا کا عقد

اکثر احباب اپنی بچیوں کے لئے مفید کتابوں اور مناسب رسالوں کے ملنے کا پتہ پوچھتے رہتے ہیں میں نے جہاں اور ماہواری رسالوں یا کسی ہفتہ وار اخبار کا پتہ دیا ہے وہاں ساتھ ہی ظلّ السلطان کا نام ضرور لکھا ہے اور چونکہ یہ کام میں اپنی ذاتی دلچسپی و قلبی پسندیدگی سے کرتا ہوں۔ اسلئے ایڈیٹر ظل السلطان پر احسان جتانے یا کم از کم اطلاع دینے کی ضرورت نہیں سمجھی اسوقت اگست ۱۹۱۶ء کا نمبر ۲ ظل السلطان میرے ہاتھ میں ہے اسمیں "پہلا عقد" کے عنوان سے ایک مضمون ہے جسے پڑھکر مجھے سخت رنج پہنچا ہے اور میں حیران ہوں کہ مسلمانوں کی حالت کیسی بدتر سے بدتر ہو چکی ہے جو ان کے روشن خیال اصحاب بھی مزخرفات لایعنی سے بچ نہیں سکتے اور کچھ لکھنے یا چھاپنے سے پہلے یہ نہیں سوچ لیتے کہ ہماری یہ تحریر دین کے لئے اگر مفید نہیں تو کم از کم مضر تو نہیں بھلا اس لغویت کی بھی کوئی حد ہے کہ آدم و حوا کا خطبہ پڑھنے والا کوئی نہیں تھا اسلئے لامحالہ خدا تعالےٰ کو ایک ملاّ کے فرائض ادا کرنے پڑے اور ابھی عقد تو ہوا نہیں مگر آپ کی اولاد سے کوئی صاحب جھاڑی کے پیچھے چھپے ہوئے موجود تھے اور وہ سن رہے تھے۔ کہ (نعوذ باللہ من ذٰلک) خدا (صاحب) کیا خطبہ نکاح پڑھ رہے ہیں انہوں نے فوراً جیب سے فونٹین پن یا رول پنسل اور کاغذ نکالا اور نوٹ کر لیا اور امت محمدیہ کے چودھویں صدی کے افراد کے لئے اسے محفوظ رکھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ میں بار بار ان لایعنی سطور کو پڑھتا ہوں اور ٹائٹل پر جناب محمد امین زبیری کا نام اڈیٹر کی حیثیت میں دیکھتا ہوں اور تعجب کرتا ہوں اگر لڑکیوں کا دل بہلانا مقصود تھا تو دنیا جہاں میں اور قصے کم ہیں کیا دل بہلانے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ اور اسکے انبیاء کرام پر ہی حملہ کیا جائے ناظرین تشحیذ ملاحظہ فرمائیں کہ قمر الحسن صاحب نے کیا لکھا ہے :-

جب آدم علیہ السلام پیدا ہو چکے تو خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ان کو ایک تخت پر بٹھا کر آسمان

دنیا کی طرف لیجائیں۔ اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی۔ جس وقت آدم جنت کے دروازہ پر پہنچے تو وہیں انکا تخت رکھدیا گیا × × × دیکایک ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آیا اور حضرت آدم پر غنودگی طاری ہو گئی فرشتے خدا کے حکم سے تخت کو جنّت میں اٹھا کر لیگئے حضرت آدم اسی حالت غنودگی میں تھے کہ انکی بائیں پسلی سے حضرت حوا کا ظہور ہوا × × × جب آدم علیہ السلام ہوشیار ہوئے۔ تو انہوں نے اپنے پہلو میں ایک نہایت ہی حسین، اور دلربا صورت کو دیکھا پوچھا کہ تم کون ہو؟

حوا۔ میں تمہاری بیوی ہوں اللہ تعالےٰ نے مجھے اسلئے پیدا کیا کہ میں تمہارے لئے سکون اور راحت کا باعث ہو سکوں۔ اور میں تم سے سکون حاصل کروں تمہارے غم میں برابر کی شریک اور خوشی کو بڑھانے والی بنوں۔

فرشتے نے جو اس گفتگو کو نہایت سکوت اور حیرت کے ساتھ سُن رہے تھے حضرت آدم سے پوچھا کہ تم کو ان سے محبت ہے۔

آدم۔ ہاں

فرشتہ (حوا سے) کیا تم کو بھی ان کے ساتھ محبت ہے حوّا نے کچھ جواب نہ دیا اور شرم سے آنکھیں نیچی کر لیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے آدم یہ تمہاری بیوی ہیں میں نے ان کو تمہارے لئے تمہیں سے پیدا کیا ہے کیا تم اسے پسند کرتے ہو حضرت آدم نے کہا ہاں یہ میرا گوشت پوست اور خون ہے اور یہ میری بیوی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے میں اسکا لباس اور یہ میرا لباس ہے۔

حضرت آدم کو ایک تسکین و راحت محسوس ہو رہی تھی انہوں نے اپنا ہاتھ حضرت حوّا کی طرف بڑھایا فرشتوں نے کہا آدم ٹھہرو۔

آدم۔ کیوں؟

فرشتے۔ جبتک تم ان کا مہر نہ ادا کرو یہ تمہاری نہیں ہو سکتیں۔

آدم۔ انکا مہر کیا ہے۔

فرشتے۔ خدا کی تسبیح و تقدیس۔

حضرت آدم نے تعمیل کی اور خدا نے یہ خطبہ پڑھا۔

اَلْحَمْدُ ثَنَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ۔ اِشْھَدُوْا یَا مَلٰئِکَتِیْ وَحَمَلَةَ عَرْشِیْ وَسُکَّانَ سَمٰوَاتِیْ۔ اِنِّیْ زَوَّجْتُ حَوَّاءَ اَمَتِیْ عَبْدِیْ اٰدَمَ بَدِیْعَ فِطْرَتِیْ وَصُنْعَ یَدِیْ عَلٰی صَدَاقِیْ تَقْدِیْسِیْ وَتَسْبِیْحِیْ وَتَھْلِیْلِیْ۔ یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ وَکُلَا مِنْھَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَةَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ [1] × × ×

فرشتوں نے جنت کے پھولوں کے دو ہار بنا کر دونوں کے گلے میں ڈال دیئے پہلا عقد ہو گیا دونوں میاں بیوی جنت کی سیر کرنے لگے اب حضرت حوّا کی طرح حضرت آدم کو بھی پھولوں کی خوشبو روح افزا اور پرندوں کی نغمہ سرائی دلکش باغ جنت پر بہار اور بارونق اور ہر چیز پر لطف اور دلفریب معلوم ہوتی تھی۔

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

مکرّمی شیخ یعقوب علی صاحب جو عرصہ سے ساحل سمندر پر ڈیرے جمائے بیٹھے ہیں ایک مضمون میں یہ فقرہ لکھ بیٹھے ہیں کہ ”ہمارے اخبار قوم کے معلومات اور اصلاحی کام میں کیا اضافہ کر رہے ہیں“ اسے ہمارے اخبارات نے برا منایا ہی لیکن میں جہانتک دیکھتا ہوں اس بات کا اعتراف کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ ایک حد تک یہ فقرہ فی الواقعہ صحیح ہے اور ہمارے ہمعصروں نے بھی جو اسکے خلاف لکھا ہے تو زیادہ تر اسی لئے کہ ان پر غفلت اور بے پرواہی کا الزام نہ آئے میں صفائی کے ساتھ اصل بات عرض کر دیتا ہوں گو یہ اظہار صدق مجھے مہنگا ہی پڑے اصلاحی کام کا بہت سا حصہ صدر انجمن کے متعلق ہے اور انجمن کے کاروبار نہ دو تین سال بلکہ نو دس سال

---

[1] حمد میری تعریف ہے اور بزرگی میرا تہ بند ہے اور بڑائی میری چادر ہے اور ساری مخلوق میری لونڈی غلام ہے اے فرشتو! اور میرے عرش کے اٹھانے والو! اور اے آسمان کے رہنے والو! تم گواہ رہو کہ میں نے اپنی بندی حوا کا نکاح اپنی تقدیس تسبیح تہلیل کے مہر پر اپنے بندے آدم کے ساتھ کیا جو میری ایک نادر ایجاد اور میری دستکاری ہے اور پھر آدم سے فرمایا کہ آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو سہو اور جہاں سے تمہارا جی چاہے بے روک ٹوک کھاؤ۔ لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو نافرمان ہو جاؤ گے

سے کچھ اس طور پر سرانجام پاتے ہیں کہ اخبار نویس اس سے مطلق آگاہ نہیں ہونے پاتے۔ بلکہ بعض اوقات تو کسی ممبر کے تقرر کی اطلاع بھی انہیں مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے بعد ہوتی ہے انجمن کا ایجنڈا ہے وہ محمد علی اور یعقوب بیگ اول سے آخر تک باوجود شدت مخالفت و عناد کے پڑھنے کا حق بحیثیت ممبر ہونے کے رکھتے ہیں مگر قادیان کے اخبار نویسوں میں سے کوئی نہیں جسے یہ علم ہو کہ انجمن نے کیا ایجنڈا بھیجا اور کیا فیصلہ کیا اب جس صورت میں ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ قوم میں کیا اصلاحی اور انتظامی امور درپیش ہیں اور انجمن کس طریق پر حل کرنا چاہتی ہے ہم کیا لکھیں خاک ؟ کیا یہ ضروری نہیں کہ اخبار نویسوں کو ایجنڈہ باقاعدہ بھیجا جائے پھر جو فیصلہ ہو۔ اس سے اطلاع دی جائے تاکہ انہیں معلوم ہو کہ کونسے کونسے امور قابل تائید ہیں اور کیا باتیں ہیں جن کی طرف قوم کو متوجہ کرنا چاہیئے اور کس کس امر کے واسطے تیار۔ پھر یہاں جو انجمن کے دفاتر ہیں یا مدرسے ہیں یا اور کارخانے۔ ان کے متعلق جب کچھ آگاہی نہ ہو تو ہم کیا تحریک کر سکتے ہیں۔ سالانہ جلسہ ہے اسکے لئے کوئی کمیٹی بھی بن چکی ہے مگر ہمعصر فاروق نے شکایت کی ہے کہ اسکے ممبروں کے اسماء تک سے ہم ناواقف ہیں اور جہانتک میں تحقیق کر سکا ہوں دوسری اخبار والوں کو بھی علم نہیں اب فرمائیے ہمیں ضروریات و طریق کار کا علم نہیں تو تحریک کیا کریں بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایک بات لکھدی گئی ہے بعد میں افسر صیغہ نے شکایت کی ہے کہ یہ غلط ہے مگر اس غلطی میں مجبوری ہوتی ہے کیونکہ خود تو اطلاع نہیں دیجاتی اگر اپنے ذرائع سے کچھ لکھا جائے تو اسکے متعلق شکایت ہے ایک بالکل معمولی بات ہے مہمانوں کی آمد جب ہمنے توجہ دلائی تو معلوم ہوا۔ کہ افسر مجاز اپنا فرض نہیں سمجھتے کہ وہ مہمانوں کے نام سے اخبار کے دفتر میں اطلاع کریں۔ اسپر اندراج اسماء کچھ عرصہ کے لئے بند ہو گیا اور باہر یہ غلط فہمی پھیل گئی کہ اب قادیان میں کوئی نہیں جاتا تب جا کر یہ فرض شناسی ہوئی میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ قادیان کی ہر چیز پبلک ہے اسلئے اسپر پبلک نکتہ چینی ہونی چاہیئے اور کسی اصلاح کیلئے نقصوں کا بتانا ضروری ہوتا ہے مگر اکثر بزرگوں کا یہ خیال ہے کہ اس طرح غلط فہمی پھیلتی ہے اور شیرازۂ جماعت متفرق ہوتا ہے پس ضروری ہے کہ جو بات کسی صیغہ میں قابل اصلاح ہے اسکے افسر کو متوجہ کیا جائے وہ نہ مانے تو پھر انجمن میں باضابطہ لکھا جائے

وہاں بھی توجہ نہ ہو تو حضرت خلیفۂ وقت کی خدمت میں عرض کیجائے اور اسی طرح خاموشی سے تمام اصلاحی کام سرانجام پائیں پس اگر میرا خیال درست ہے تو اخبار نویس مجبور ہیں اور اگر جیسے دوسرے بزرگ صحیح کار بتاتے ہیں تو شیخصاحب کا اعتراض غلط ہی ممکن ہے بعض احباب کہیں کہ شیخصاحب کی مراد تو قوم کے اصلاحی کام سے ہے نہ کہ انجمن کے متعلق اسکے جواب میں عرض ہے کہ قوم کا ہر اصلاحی کام صدر انجمن کی کسی نہ کسی شاخ یا ایسا ہی کسی کارخانے سے وابستہ ہے پس جو بھی اصلاح تجویز ہوگی اسکے لئے مرکز کی اس شاخ کا ذکر ضرور آئیگا جس کے حالات سے اخبار نویس سی باقاعدہ طور پر واقف نہیں اور اگر واقف ہے تو اسپر لکھنے میں کچھ دقتیں ہیں۔ جبتک یہ روک ہے اس خصوص میں کوئی کام نہیں ہو سکتا پھر ہمارے بعض احباب کی رائے ہے کہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ موجود ہے وہ جب کوئی اصلاح ضروری سمجھتا ہے یا کوئی نقص دیکھتا ہے۔ تو خطبہ یا کسی تقریر میں فرما دیتا ہے اور وہ تقریر چھپ جاتی ہے۔ پس اخبار نویسوں کو اس بارے میں کام کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے لکھنے سے جھگڑا پیدا ہونے کا احتمال ہے اس صورت میں بھی اس خصوص میں کام نہ کرنے پر ہمیں ملزم نہیں کرنا چاہیئے۔ میںنے خدا کے فضل سے اکثر اوقات اپنے منصبی فرائض کے علاوہ تین تین بلکہ چار چار اخباروں کو اول سے آخر تک مرتب کیا ہے پھر بھی کبھی کام کرنے سے نہیں گھبرایا مگر جب مدینۃ المسیح یا لوکل معاملات پر لکھنے کی باری آئی تو اسکی دو چار سطریں میرے لئے ایک بہت بڑا کام بنگئی ہیں اگر میں قلت آمد کی طرف متوجہ کرتا ہوا ساتھ ہی نقص بھی لکھ دوں .. ..

.. ..

.. .. تو مشکل اگر نہ لکھوں تو مشکل۔ غرض یہ اصلاحی کام ایسا مشکل ہے کہ اسکا حامل وہی وجود ہو سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ نے خود اس کام کے لئے مقرر فرمائے اخبار نویس اس بار امانت کو اٹھانے کی قابلیت نہیں رکھتے اسلئے موجودہ صورت میں جو کچھ ہو رہا ہے یہی غنیمت سمجھا جائے اور شیخصاحب جو مجھ سے زیادہ ان مشکلات سے آگاہ ہیں اور بہت کچھ اپنی خاش گفتاری کا خمیازہ بھی اٹھا چکے ہیں۔ اور اب میدان سے باہر نکل کر

ہم پیر

آوازے کسنے لگے ہیں ہمیں معاف فرمائیں ممکن ہے کوئی غیر مبایعین سے بھی اسموقعہ پر بول اٹھے کہ دیکھا تم پیر پرست ہو۔ اور کیسے پابند۔ اس سے مخفی نہ رہے کہ پابندی تو نعمت ہے" اور "مسلم" عبارت ہی اس شخص سے ہے جو اپنے لئے پابندی پسند کر کے کسی الہٰی جوئے میں اپنا سر دیدے ہمیں تو ہمارے حال پر چھوڑو ہماری جائز آزادی کا تو خود یہی نوٹ گواہ ہے ذرا تم خود بتاؤ کہ تمنے اپنی انجمن کے نظام کار میں تا حال کیا کیا۔ نکتہ چینیاں کیں اور اسمیں کیا کیا اصلاحیں جن کی شنوائی بھی ہوئی تمنے مشہور کر رکھا ہے کہ انجمن اصولاً امیر قوم کی ماتحت نہیں مگر کیا کم از کم دو تین مثالیں ایسی دے سکتے ہو جن میں امیر قوم کا منشاء کچھ اور ہو۔ اور تمنے اسکے خلاف انجمن میں فیصلہ کر کے اسکو نافذ کیا ہو اگر ایسا نہیں تو پھر تمہاری ژاژ خائی بجوے نیرزد۔

(۵)

"ہمارے عزیز دوست مہر محمد خان کو (جو آجکل الفضل کے نائب مدیر ہیں) شاعری کا دعوےٰ نہیں لیکن بحالت تبلیغ نرغۂ اعداء میں یہ پانچ اشعار ان کی زبان سے بیساختہ نکل گئے ہیں جو ایک دردمند دل کو تڑپانے کے لئے اپنے اندر کافی سامان رکھتے ہیں۔"

اہلِ حق پر ظالموں کے تیر جب بھالے ہوئے
شور افگن عرش پر جا کر مرے نالے ہوئے

تہلکہ سا مچ گیا قدوسیوں میں اس گھڑی
غرق گرداب تحیر سب زمیں والے ہوئے

الغرض جب حالت عالم زبس ابتر ہوئی
رحمت باری سے ظاہر قادیاں والے ہوئے

دین حق دنیا میں پھیلانا نہیں آسان کام
دائیں بائیں خارِ کلفت سامنے کالے ہوئے

دیکھ مرہم اِ مندمل ہوئے نہ پائیں زخمِ دل
یہ کسی کی ہے امانت مرے ہیں پالے ہوئے

مذاکرہ علمیّہ

یعنی

مکالمہ شیعہ و احمدی

"ہمارے احمدی دوست منشی غلام حسین صاحب خادم بھیروی نے جس قابلیت سے یہ مکالمہ مرتب کیا ہے ہر طرح سے قابل داد و لائق صاد ہے مجھے امید ہے کہ انصاف پسند حق طلب اصحاب کا حق نمائی میں معاون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ منشی صاحب کو بیش از بیش اجر دے اور ان کے قلم میں اس سے بھی زیادہ زور ہو احباب جو ان کے مضامین کی قدر فرماتے ہیں اور اپنی پسندیدگی کے خطوط بھیجتے ہیں وہ اگر توسیع اشاعت تشحیذ میں جہد بلیغ فرماویں تو عند اللہ ماجور ہوں"۔ (ایڈیٹر)

شیعہ۔ جناب علی علیہ السلام خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس میں کوئی اور متنفس آپکا شریک نہیں ایک شاعر نے خوب کہا ہے ؎ فرزند بخانۂ خدا اسد + با بنت رسول کتخدا

احمدی ۔اس فضیلت میں جناب علی علیہ السلام منفرد نہیں ہیں کیونکہ حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھتیجے کی پیدائش بھی تو خانہ کعبہ میں ہوئی وذلک ان امہ دخلت الکعبۃ فی نسوۃ من قریش وھی حاملۃ فضربھا المخاض فاتیت بنطع فولدت حکیم بن حزام علیہ۔ استیعاب جلد اول صفحہ ۱۲۲ ترجمہ حکیم بن حزام۔

باقی رہا رسول کریم صلعم کی بیٹی سے کتخدا ہونا سو اس خصوصیت میں بھی آپ (علی) مخصوص نہیں ہیں حضرت عثمان رضؓ نے ایک چھوڑ دو صاحبزادیوں حضرت رقیہ و ام کلثوم رضؓ سے عقد کیا تھا۔

شیعہ۔ یوں تو رسول صلعم نے ابو العاص اور ابو لہب کے بیٹے عقبہ کو بھی جو کافر تھے اپنی بیٹیاں زینب اور رقیہؓ دے دی تھیں۔

احمدی۔ دے تو دی تھیں مگر خدا کے واسطے یہ بھی تو سوچو کہ کب دی تھیں رسالت ملنے سے پہلے یا بعد کو۔

اصل یہ ہے کہ یہ دونوں عقد ظہور اسلام سے پہلے کے ہیں پھر ان کا انجام بھی تو قابل غور ہے عثمان رضہ کا عقد بعد ظہور اسلام و غلبہ اہل اسلام ہوا۔ دونوں کو یکساں قیاس کرنا سراسر بے انصافی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عتبہ نے تو ہجرت کے موقعہ پر ہی رقیہ کو طلاق دے دی تھی۔ کیونکہ اس نے ہجرت کرنا اور مسلمان ہونا گوارا نہ کیا اور اپنے کفر پر جیسا کا ویسا ہی قائم رہا رقیہ مدینے چلی آئیں۔ اور آنحضرت صلعم نے ان کا نکاح حضرت عثمان کے ساتھ کر دیا اب فرمائیے اس سابقہ نکاح میں اور اسمیں کچھ فرق ہے یا نہ ؟

دوسری صاحبزادی زینب کا حال یوں مذکور ہے کہ ابو العاص کو جو زینب کے خالہ زاد بھی تھے زینب سے کمال محبّت تھی ابو العاص نہ تو ہجرت کے وقت تک مسلمان ہوئے تھے نہ ہجرت کی اور نہ طلاق دینا گوارا کر سکے اگرچہ زینب بھی ہجرت کے وقت مدینہ میں ہی رہیں۔ مگر آنحضرت صلعم نے ان کو اچھی طرح سمجھا دیا اور منع فرما دیا تھا کہ جب تک ابو العاص مسلمان ہو کر ہجرت منظور نہ کرے ان کے ساتھ بیویوں کی سی معاشرت نہ کرے۔

اور اسی طرح جب ابو العاص جنگ بدر میں کفار مکہ کی طرف سے آ کر لڑے اور آخر قید ہو گئے اور زینب نے اپنی والدہ ماجدہ خدیجہ کے گلے کا قیمتی ہار ان کے فدیہ میں روانہ کیا اور وہ رہا کئے گئے تو آنحضرت صلعم نے ابو العاص کو خاص طور پر تاکید فرمائی تھی۔ کہ "وابستہ باش ایں دختر من بر تو حرام است چہ او مسلمان است و تو کافری"۔ آخر آنحضرت صلعم نے خاص طور پر زینب کو مدینہ میں بلوا لیا اور ابو العاص مکہ میں ہی رہے لیکن آخر وہ بھی مدینہ میں آ گئے (مسلمان) ہو گئے اسکے بعد دوبارہ زینب ان کو دی گئیں۔ بلکہ بروئے بعض روایات دوبارہ نکاح پڑھا گیا۔ تفصیل کے لئے دیکھو کتاب ناسخ التواریخ جلد اول کتاب دوم صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ ایران۔

با ایں ہمہ یہ کہنا کہ رسول صلعم نے تو کافروں کو بھی لڑکیاں دے دی تھیں عثمان کو دیں تو کیا ؟ کسقدر جسارت ہے۔ اور کسقدر سوئے ادب اور گستاخی ہے۔ استغفر اللہ!!!

شیعہ۔ ہمارے علماء کہتے ہیں کہ سوائے حضرت سیدہ (فاطمہ رضہ) کے دوسری لڑکیاں آنحضرت صلعم کی حقیقی بیٹیاں نہ تھیں بلکہ خدیجہ کی بہن ہالہ کے بطن سے تھیں۔ یا خدیجہ کی بعض

تو ربائب تھیں اگلے خاوندوں کے نطفہ سے۔

احمدی۔ زبانی تو اکثر سنا ہے مگر کوئی ثبوت شیعہ کی طرف سے کم از کم میری نظر سے نہیں گذرا بلکہ بڑی بڑی معتبر کتب سے ان کا حقیقی بیٹیاں ہونا ہی ثابت ہوا مثلاً دیکھو اصول کافی باب مولد النبی جلد اصفحہ ۲۷۸۔ ناسخ التواریخ جلد اول کتاب دوم صفحہ ۱۳۱

شیعہ۔ جناب سیدہ فاطمہ کے مقابلہ میں دوسری صاحبزادیوں کی کوئی خاص خصوصیت تو بتلائیے جس سے یہ شبہ رفع ہو جائے۔

احمدی۔ سنئے ابو العاص سے زینب کی ایک بیٹی امامہ ہوئی۔ آنحضرت صلعم کو یہ نواسی یہاں تک پیاری تھی کہ اکثر حالت نماز میں اس کو اپنے اوپر چڑھا لیتے تھے اور اس کو اہلبیت میں سے سب سے زیادہ عزیز جانتے تھے ثبوت کے لئے دیکھو روایات ذیل:۔

اول۔ وکان رسول اللہ یحبھا وکان ربما حملھا علیٰ عنقہ فی الصلوٰۃ

دوم۔ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اھدیت لہ ھدیۃ فیھا قلادۃ من جزع فقال لادفعنھا الی احب اھلی فقال النساء ذھبت بھا ابنۃ ابی قحافۃ فدعا رسول اللہ امامۃ بنت زینب فاعلقھا فی عنقھا

ہر دو حدیثوں کے لئے دیکھو استیعاب جلد ۲ کتاب النساء ترجمہ امامۃ بنت ابی العاص نمبر ۳۲ صفحہ ۷۲۷

فرمائیے اس سے بڑھکر اور کیا خصوصیت ہوسکتی ہے بغیر حقیقی بیٹی کی اولاد کے اسقدر شفقت غیر کی اولاد سے ہرگز متصور نہیں اگر یہ خصوصیت نہ بھی ہوتی جب بھی چونکہ انکا اصل بنات الرسول ہونا کتب معتبرہ و احادیث و انساب فریقین سے ثابت ہے تو پھر اسمیں کسی کو دلیل کی حاجت یا شک و شبہ کرنے کی گنجائش ہی کہاں رہتی ہے

اس موقعہ پر شیعہ کی محبت اہلبیت کا حال بھی آپ پر واضح ہو گیا ہوگا کہ بعض سے محبت ہے اور بعض سے نفرت۔ جو کہ آیت افتومنون ببعض وتکفرون ببعض کا مصداق ہے۔

شیعہ۔ عائیشہ رض کی موت کا واقعہ کس طرح پر ہے ہم لوگوں میں مشہور ہے کہ مدینہ میں

امیر معاویہ نے ان کو ضیافت کے بہانے بلایا اور ایک کنواں کھدوا رکھا۔ اسکو اوپر سے ڈھانک دیا اور اُن کے بیٹھنے کی جگہ وہاں بنائی جونہی عائشہ نے اس پر پاؤں رکھا دھم سے کنوئیں میں گر گئیں انکی اصلیت بیان کریں اور یہ بھی بتلائیں کہ قبر ان کی کہاں ہے؟

احمدی۔ خدا جانے اس فسانہ کا ماخذ کیا ہے سوائے کتاب الہارون کے جو مسٹر پامر عیسائی مورّخ کی ہے اغلباً کسی معتبر تاریخ اسلام میں اسکا ذکر تک نہیں اور نہ کتب احادیث و سیر میں۔ عبدالحق صاحب دہلوی نے مدارج النبوۃ میں اس بے اصل اور جعلی روایت کی خاص طور پر تردید کر دی ہے علاوہ ازیں میں نے خاص اس روایت کی تحقیق میں ناسخ التواریخ کو بھی عائشہ کے حالات میں دو دفعہ دیکھا ہے لیکن اس روایت کا اشارہ بھی نہیں۔ بلکہ وہاں پر موت کا ذکر معمولی طور پر لکھا پایا دیکھو ذا۔

"عائشہ شب سہ شنبہ ہفدہم شہر رمضان در سال پنجاہ و ہشتم ہجری و بروایتے در سال پنجاہ و ہفتم در مدینہ وفات کردند و ایں وقت شصت و شش بود۔ ہم دراں شب او را بر داشتہ و ابوہریرہ برو ے نماز گذاشت و در بقیع بخاک سپردند" ناسخ التواریخ جلد اول کتاب دوم صفحہ ۶۱۴

استیعاب میں بھی ایسا ہی لکھا ہے بلکہ وہاں سے ایک اور نکتہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ عائشہ نے خود وصیّت فرمائی تھی کہ مجھ کو رات کے وقت دفن کرنا۔ امرت ان تدفن لیلاً فدفنت بعد الوتر بالبقیع۔ استیعاب کتاب النساء جلد ۲ صفحہ ۷۶۶۔ ترجمہ عائشہ۔

اگر ان کی موت کنوئیں میں گر کر اچانک ہو گئی ہے تو وصیت کا موقعہ ہی کہاں رہا۔

شیعہ۔ ہم شیعوں کو اس سے سخت انکار ہے کہ جناب علی کی صاحبزادی ام کلثوم کا عقد خلیفہ ثانی سے ہوا تھا۔ اس بارہ میں بہت سی روایات فریقین سے سُن چکے ہیں کوئی ایسی روایت کتب شیعہ سے سنائیے جس کی صداقت پر دل بول اٹھے

احمدی۔ میں نے اس عقد کے ثبوت میں رسالہ اصلاح کے انکار پہ ایک مضمون عرصہ

ہوا۔ النجم لکھنؤ میں شائع کرایا تھا۔ جس کے جواب میں خدا جانے انہوں نے کچھ لکھا ہے یا نہ۔ اس کے بعد بھی میں اور کتابوں سے اس واقعہ کی تحقیق کرتا رہا۔ چنانچہ ایک روایت ناسخ التواریخ سے ملگئی جس سے اس واقعہ کی صداقت میں شک و شبہ نہیں رہتا۔ اب وہ روایت یہ ہے۔

"روز دیگر کہ روز سیم خلافت علی بود مردے بہ نزدیک وے آمد و گفت یا امیر المومنین دانستہ باش کہ عبد اللہ بن عمر الخطاب از مدینہ باہنگ مکہ بیرون شد۔ تا اگر تواند مردم را بر تو بشوراند۔ علی فرمود تا کس برود۔ واو را ماخوذ داشتہ باز آرد۔ ام کلثوم دختر علی علیہ السلام کہ زوجہ عمر بن الخطاب بود نزد پدر آمد۔ ودر شفاعت او ضراعت فرمود۔ تا علی بپذیرفت و فرمان کرد کہ از ابن عمر دست باز دارید تا ہر جا میخواہد برود"

ناسخ التواریخ جلد سوم کتاب دوم صفحہ ۴۲ مطبوعہ ایران

شیعہ۔ عائشہ نے امام حسنؑ کو مطابق انکی وصیت کے روضہ رسول پاک میں دفن نہ ہونے دیا۔ یہ کسقدر سرد مہری ہے بلکہ مشہور ہے کہ خچر پر سوار ہو کر جنازہ اٹھانے والوں کے مقابلہ کو نکلیں۔

احمدی۔ صحیح روایات سے جو معلوم ہوا یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے تو حسب وصیت امام حسن علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کو روضہ رسول صلعم میں دفن ہونے کی اجازت دے دی تھی لیکن مروان بن الحکم مانع ہوا اور کہا کہ خدا کی قسم جن لوگوں نے عثمان رض کو مقبرہ میں دفن ہونے سے منع کیا تھا۔ اور اب چاہتے ہیں کہ حسن کو عائشہ کے گھر میں دفن کریں ہرگز نہیں کر سکینگے۔ نزدیک تھا کہ فریقین میں جو مسلح تھے مقابلہ سے مقاتلہ تک نوبت پہنچے مگر ابو ہریرہ کی بروقت کوشش اور امام حسین کی منت و سماجت سے خدا خدا کر کے یہ اٹھتا ہوا فتنہ بیٹھ گیا۔ اور پھر امام علیہ السلام کو جنت البقیع میں ہی دفن کیا گیا۔ یہ تفصیل کتاب استیعاب سے لی گئی ہے جس میں دو ضروری موقعہ آپکی تسلی کے لئے عرض کر دینا ضروری جانتا ہوں۔

۱۔ وقد کانت اباحت لہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان یدفن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہا وکان سالہا ذلک فی مرضہ فلما مات منع ذلک مروان وبنو امیہ فی خبر یطول ذکرہ۔ استیعاب جلد اول صفحہ ۱۴۴۔ ترجمہ امام حسین ع

۲- امام حسینؑ فرماتے ہیں وقد کنت طلبت الی عائشہ اذا مت ان تاذن لی فادفن فی بیتھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فقالت نعم - استیعاب جلد اول صفحہ ۱۴۵ اس سے ثابت ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے نہیں بلکہ مروان اور بنوامیہ نے جنازہ کو روک دیا تھا کہ روضہ رسول میں دفن ہو اور یہ حضرت عثمان کے انتقام میں تھا جنکو بعد شہادت مخالفین نے مسلمانوں کے گورستان میں دفن نہ ہونے دیا تھا - واللہ اعلم بالصواب

شیعہ - جن لوگوں نے امام برحق جناب علی علیہ السلام سے مقاتلہ ومحاربہ کیا خصوصًا عائشہ وطلحہ وزبیر کے حق میں آپکا فتویٰ کیا ہے - حالانکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے یا علی حربک حربی -

احمدی - ۱- شیعوں کو اپنے علماء ومجتہدین سے قسم دیکر پوچھنا چاہیئے کہ خود جناب علیؑ نے حضرت عائشہ کے بعد واقعہ جمل کیا سلوک کیا اور نیز یہ کہ عائشہ کی توبہ کا ذکر مجالس المومنین جیسی معتبر کتاب شیعہ میں ہے یا نہیں ؟ پس ہم بھی جناب علی علیہ السلام کی سنت پر چلتے ہیں - اور جو کوئی اس سے زیادہ کہتا ہے اسکے گستاخ اور بے ادب ہونے میں کیا شک ہے -

لکھا ہے کہ بعد واقعہ جمل علی علیہ السلام نے حضرت ام المومنین عائشہ کے حق میں فرمایا ولھا بعد حرمتھا الاولیٰ والحساب علی اللہ - وبااین ہمہ من محل ومکانت او را پست نہ کنم وکیفر اعمال او را باخداوند بازگذارم - ناسخ التواریخ جلد سیم کتاب دوم صفحہ ۱۳۶ یعنے اس جنگ کے بعد بھی اسکی حرمت اور عزت میرے دل میں ویسی ہی ہے جیسے کہ پہلے تھی اور میں اسکے رتبہ اور رفعت کو کم نہیں کرتا - اور اعمال کا بدلہ خدا پر چھوڑتا ہوں (سبحان اللہ)

اور اسی طرح جب مخالفین کا سامان لشکریوں میں تقسیم کیا گیا - لیکن ان کے زن وفرزند اور مال وزر کی تقسیم سے جناب علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو منع فرمادیا - اور وہ نہیں مانتے تھے اور اصرار کرتے تھے واللہ ما قسمت بالسویۃ ولا عدلت فی الرعیۃ تو آنجناب نے فرمایا فایکم یاخذ عائشۃ لسھمہ - ہاں اے مردم اگر گفتار مرا پذیرفتا نیستند بگوئید تا کدام یک عائشہ را بسھم خویش ماخوذ مے دارید - ناسخ التواریخ جلد سیم کتاب ۲ صفحہ ۹۳ یعنے اگر دوسرے کفار کی طرح ان سے بھی سلوک کیا جاتے اور غنائم اور اساری

کی تقسیم حسب معمول کیجائے تو بتلاؤ عائیشہ رضؓ کو اپنے حصہ میں کون لیجائیگا۔

ب۔ باقی ہے زبیر رضؓ یہ آنحضرت کی پھوپھی صفیہ رضؓ کے بیٹے تھے جنگ جمل میں شامل تو ہوگئے مگر حضرت صلعم کی ایک حدیث یاد آگئی بہت شرمسار ہوئے اور مارے ندامت کے جنگ سے دست بردار ہو کر گھر کی راہ لی ثم شهد الزبير الجمل فقاتل فيه ساعة فناداه علیؓ وانفرد به فذكر الزبيرؓ ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له وقد وجدهما يضحكان بعضهما الى بعض اما انك ستقاتل عليا وانت ظالم فذكر الزبير رضؓ ذلك فانصرف عن القتال الخ استیعاب جلد اول صفحہ ۲۰۹ - اصحاب علی علیہ السلام میں سے ایک شخص ابن جرموز نے ان کا تعاقب کیا اور وادی السباع میں جہاں کہ زبیر نماز پڑھکر سو گئے تھے ان کا سر کاٹ کر جناب علی علیہ السلام کے پاس لایا اور انعام کا خواستگار ہوا امیرالمومنین غمگین ہوئے اور فرمایا کہ کیوں تو نے ان کو قتل کیا پھر زبیر کی تلوار ہاتھ میں لیکر ہلائی اور فرمایا "این شمشیرے است کہ بسیار رنج ومحن از روئے رسول خدا دفع دادہ" یعنے یہ وہ تلوار ہے جس نے بار ہا رسول صلعم کے آگے سے انکے رنج وغم کو دور کیا۔ قاتل نے دوبارہ عرض کیا کہ حضور مجھ کو میرا انعام ملنا چاہئے جس پر آپ نے فرمایا۔ سوگند باخدائے کہ زبیر جبان نہ بود ولئیم نہ بود۔ لیکن مرگ در مصرعے زشت اورا دریافت۔ ہمانا از رسول خدائے شنیدم کہ فرمود کشندۂ زبیر را باآتش بشارت دہ (بشّر قاتل ابن صفيّة بالنّار) یعنے خدا کی قسم کہ زبیر نہ ڈرپوک تھا اور نہ کمینہ۔ البتہ موت نے بے ڈھب مقام پر ان کو دھر پچھاڑا۔ مینے رسول خدا سے سنا ہوا ہے کہ زبیر کے قاتل کو جہنّم کی بشارت ہو۔

ابن جرموز مایوس ہو کر پھر آیا اور کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کس طرح جی سکوں اگر کوئی تمہاری خاطر تلوار کھینچے اور مخالف کو قتل کرے دوزخ کی بشارت پائے اور اگر مقابلہ کرے اور جنگ آزمائی کرے تو کافر اور دوزخی بنے یہ کہکر وہ چل دیا۔ اور آخر کار خارجیوں کے ساتھ جنگ نہرواں میں جناب علی علیہ السلام کے جاں نثاروں کے ہاتھ سے مقتول ہوگیا۔ ناسخ التواریخ جلد سیم کتاب دوم صفحہ ۴۳۷

اب آپ بتلائیں کہ عام شیعوں کا چلن ابن جرموز کے مذاق پر ہے یا جناب علی ع

کی سیرت سنیہ پر ہے؟

ج - عائشہ - زبیر اور طلحہ رض تینوں کے بارے میں یکجائی طور پر ایک روایت ہے - کہ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا -

وقد روی عن علی رض انہ قال واللہ انی لارجوا ان اکون انا و عثمان وطلحہ والزبیر ممن قال اللہ تعالیٰ ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علیٰ سرر متقابلین - یعنی قسم ہے خدا کی امید ہے کہ میں عثمان طلحہ اور زبیر ان لوگوں میں سے ہونگے جن کے حق میں خدا نے فرمایا ہے کہ بہشت میں ہمنے ان کے سینوں سے جو ذرا شکر رنجی تھی نکال ڈالی - اور وہ بھائی بھائی آمنے سامنے تختوں کے اوپر بیٹھے ہوئے

ویسے بھی اس آیت والی ہدایہ سے پتہ چلتا ہے کہ اہل جنت میں سے ایک گروہ ضرور ایسا ہے جن میں دنیوی زندگی کے بعض حالات و معاملات کی وجہ سے کچھ ناچاقی پیدا ہو چکی ہے لیکن خداوند کریم کا وعدہ ہے کہ جب وہ بہشت میں داخل ہوں گے تو وہ غصہ غضب ہم ان کے دلوں سے نکال ڈالینگے اور بعد اسکے وہ بھائی بھائی ہو جائینگے - پس ایک فریق کے طرفدار بنکر دوسرے فریق کو برا بھلا کہنا بے فائدہ اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرنا ہے اور بس -

شیعہ - ہم لوگوں میں مشہور ہے کہ ابوبکر و عمر رسول صلعم کو حالت نماز میں چھوڑ کر باہر چلے جاتے تھے اور اسواسطے قرآن میں آیا ہے - وترکوک قائماً -

احمدی - بالکل غلط افواہ اور بے اصل اتہام ہے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کبھی ایسا نہیں کیا - آیت وترکوک قائماً سورہ جمعہ میں ہے اسکے شان نزول میں لکھا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم جمعہ کے دن خطبہ سنا رہے تھے کہ اچانک ایک قافلہ مدینہ میں باہر سے آیا - حاضرین میں سے اکثر لوگ اسکو دیکھنے کیواسطے خطبہ چھوڑ کر اٹھ دوڑے یہانتک کہ صرف بارہ صحابی رہ گئے جن میں ابوبکر و عمر بھی تھے حتی لم یبق منہم الا اثنی عشر رجلاً فمنہم ابوبکر و عمر رض ونزلت ھذہ الاٰیۃ - ترمذی شریف مطبوعہ فخر المطابع دہلی نمبر ۱۲ تفسیر سورہ جمعہ ص ۲۸۵

آپ انصاف کریں کہ آپ کے ہم مشرب کس قدر غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔ ابوبکر و عمر جو علی الخصوص سلیعین باقیماندہ میں ہی تھے ان کا نام تارکین میں لیا جاتا ہے اور باقی صحابہ بھی جو قافلہ دیکھنے گئے۔ تو خطبہ چھوڑ کر گئے نہ کہ نماز کو پھر اسوقت تک معلوم ہوتا ہی کہ خطبہ چھوڑنے کی نہی کا پورا علم نہ تھا اعتراض اس صورت میں وزندار ہو جاتا ہے جب یہ ثابت کیا جائے کہ بعد نزول آیت مذکورہ بھی کوئی صحابی مہاجرین و انصار میں سے مسجد کو چھوڑ کر کسی کھیل و تماشہ میں لگجاتا تھا۔

شیعہ۔ یہ بھی ہم لوگوں میں مشہور ہے کہ ابوبکر و عمر نے ایکدفعہ آنحضرت صلعم کے حضور میں اسقدر شور مچادیا کہ آیت لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی نازل ہوئی اور جب بوقت وفات آنحضرت صلعم نے کاغذ دوات منگائی تو اسوقت بھی انہوں نے شور مچادیا کہ حسبنا کتاب اللّٰہ

احمدی۔ آیت لا ترفعوا اصواتکم میں خطاب عامہ مومنین مسلمین سے ہے ابوبکر و عمر کا خاص طور پر کہیں نام نہیں۔ البتہ روایات میں جو آیا ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ نزول آیت محولہ سے پہلے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں اونچا بولنے کی ممانعت آئی ہی نہ تھی بس اگر دونوں صاحبان حسب عادت عرب کسی بات پر اونچا بول بھی بیٹھے اور آئندہ کے لئے توبہ کرلی تو کیا قباحت لازم آئی۔ بابا آدم علیہ السلام نے تو باوجود ممانعت لا تقربا ھٰذہ الشجرۃ جنت کے درخت سے کھا لیا تھا یہ بھی آدمی تھے اگر قبل از ممانعت کوئی امر مکروہ ان سے سرزد ہو گیا تو کیا ہوا۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ اس ممانعت کے بعد بھی وہ بدستور حضور نبوی میں اونچا بولتے تھے یا نہ؟ سو جہاں یہ روایت اونچا بولنے والی آئی ہے وہیں اس کے آخر میں لکھا ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد عمر رضہ ہمیشہ حضور نبوی میں یہانتک دھیما بولتے تھے کہ سننے والوں کو دوبارہ بات پوچھنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ وکان عمر بعد ذالک اذا تکلم عند النبی لم یسمع کلامہ حتی یستفہمہ۔ ترمذی تفسیر سورہ حجرات صفحہ ۵۲۰ باقی رہا حضرت عمر کا حسبنا کتاب اللہ کہنا سو وہ نہ کسی حکم الٰہی کے خلاف ہے۔ نہ کسی حدیث صحیح کے خود قرآن میں آیا ہے اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتٰب سورہ عنکبوت رکوع ۵۔ غرض عمر نے جو کچھ کہا وہ خدا کے فرمودہ کے عین مطابق کہا۔ اور شور و غوغا تو دوسرے لوگوں نے مچا دیا تھا جو گھر میں تھے۔ چنانچہ اصل روایت میں آیا ہے فقال عمر قد

غلب علیہ الوجع وعندنا کم القرآن حسبکم کتاب اللہ فاختلف اہل البیت واختصموا الخ۔ مشکوٰۃ فصل الثالث ربع ۴ مطبوعہ انرسیہ ۵۴۷

شیعہ۔ حدیث حوض میں جن صحابہ کا ذکر ہے اہلسنت ہرگز نہیں بتلا سکتے کہ سوائے ان کے خلیفوں کے اور کون اصحاب مراد ہیں۔

احمدی۔ اہل سنت کی کتابوں میں یہودیوں نے ان لوگوں کی تصریح موجود ہے اور وہ مسیلمہ اور اسود عنسی وغیرہ اور ان کے توابع ہیں جو آنحضرت صلعم کی زندگی میں اسلام لائے مگر بعد وفات مرتد ہو گئے اور دین میں قسم قسم کے احداث بھی انہوں نے ہی کئے دیکھو محققین اہلسنت کی تصریح۔ یرید بہم من ارتد من الاعراب الذین اسلموا فی ایامہ اصحاب مسیلمہ والاسود۔ ترمذی تفسیر سورہ انبیاء صفحہ ۵۲۰

علاوہ ازیں جبکہ ابوبکر رض جیسے یار غار رسول تھے ویسے ہی یار حوض بھی ہیں جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے انکو انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ باب مناقب ابی بکر فصل الثانی ۵۶۸۔ تو پھر کس بنا پر ان کو حدیث حوض اصیحابی والی حدیث کا مصداق سمجھا جاوے۔ جو کہ مجمل بھی ہے فتدبر۔

شیعہ۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ جنگ احد کے دن آنحضرت صلعم نے اپنے دشمنوں پر لعنت فرمائی پس جب ہم لوگ دشمنان اہلبیت رسول پر لعنت کرتے ہیں تو کیوں برا منایا جاتا ہے۔

احمدی۔ کتب حدیث میں بیشک مذکور ہے کہ احد کے دن آنحضرت صلعم نے اپنے بلکہ خدا کے دشمنوں پر لعنت فرمائی لیکن اسکے ساتھ ہی آیا ہے کہ آپکو فوراً اس سے منع کیا گیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیئ او یتوب علیہم۔

اب حضرت صلعم نے تو ساری عمر میں صرف ایک دفعہ لعنت فرمائی اور اس سے بھی فوراً منع کئے گئے اور پھر امید نہیں کہ دوبارہ دشمنوں پر لعنت کر کے مخالفت امر الٰہی فرمائی ہو۔ حاشا وکلا پھر دیکھئے اسکا نتیجہ کیا مبارک نکلا کہ ابوسفیان وغیرہ کفار سب نے توبہ کر لی مسلمان ہو گئے۔ اور اچھے اچھے کام کئے اب اصل روایت کو غور سے مطالعہ کریں۔ عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد اللہم العن ابا سفین اللہم العن الحارث بن ہشام

اللہم العن صفوان بن امیہ قال فنزلت لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم فتاب علیہم فاسلموا فحسن اسلامہم - ترمذی کتاب التفسیر صفحہ ۴۸۹

اس روایت سے رسول صلعم کا عمل دربارہ لعنت دشمنان اسلام تو آپ کو معلوم ہو گیا۔ اب اسکا مقابلہ ابن طریق لعنت سے کریں کہ جس سے کسی وقت مخلصی نہ ہوئے نمازوں میں لعنت دعاؤں میں لعنت پانی پیتے لعنت مجالس میں لعنت۔ غرض کوئی کام لعنت کے بغیر تا تمام ہے سن ؎ بہ بیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔ (باقی دارد انشاء اللہ)

کی وفا شیرِ خداؓ سے نہ حسنؓ سے ایفا
کیسے شیعہ تھے اماموں کے زمانے والے

(ملخص از رسالہ شیعۃ الاولین مؤلفہ خاکسار راقم)

ہر امام کے پیروان کے مختصر حالات

۱۔ جناب **علی** علیہ السلام۔ آخر عمر میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "اے لوگو! جو لڑکوں اور عورتوں کی مانند عقل رکھتے ہو۔ کاش میں تم کو کبھی نہ دیکھتا اور نہ تم کو پہچانتا۔ میرے دل کو پیپ اور میرے سینے کو غصہ سے تم نے بھر دیا ہے اور تم نے سخت نافرمانی کی ہے میری رائے کو تم نے ضائع کر دیا!" حلیۃ المتقین مجلسی باب ۱۲ صفحہ ۳۶۱ وغیرہ

۲۔ امام **حسن** علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "مجھے فریب دیا۔ جس طرح اپنے پہلے امام کو فریب دیا اور نہیں معلوم میرے بعد کس امام سے تم لوگ مقابلہ کرو گے"۔ جلاء العیون اردو صفحہ ۳۱۲

(ب) ایک شخص امام حسن کی خدمت میں آیا اور کہا ہماری گردنوں کو آپ نے ذلیل کیا۔ اور ہم شیعوں کو آپ نے غلامان بنی امیہ بنا دیا حضرت نے فرمایا کیونکر ہے اسنے کہا اسوجہ سے کہ خلافت آپ نے معاویہ کو دیدی حضرت نے فرمایا۔ بخدا سوگند میں نے کوئی یاور نہ پایا۔ اگر میں یاور پاتا۔ رات دن معاویہ سے جنگ کرتا۔ یہانتک کہ خدا میرے اور اس کے درمیان

حکم کرتا۔ لیکن میں نے اہل کوفہ کو پہچانا اور امتحان کیا اور جان لیا کہ یہ لوگ میرے کام نہیں آئینگے انکی زبانیں میرے ہمراہ اور دل بنی امیہؓ کے ساتھ ہیں"۔ جلاء العیون صفحہ ۳۳۴۔

۳۔ امام حسین علیہ السلام۔ جب امام حسنؑ نے انتقال فرمایا شیعیان عراق نے مستعد ہو کر ایک عریضہ امام حسینؑ کو لکھا کہ ہم معاویہ کو خلافت سے معزول کر کے آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ جلاء العیون باب ۵ فصل ۱۲ صفحہ ۴۲۲۔

اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ امام حسینؑ کی خدمت میں جا پہنچے اور امام کو اور عوام کو معاویہ کے خلاف اکسانے کی تجویزیں کرتے۔ مقتل ابی مخنف صفحہ ۴۔ آخر معاویہ کی وفات پر امام کو متواتر ہزارہا خطوط لکھکر کوفہ بلا کر ہی چھوڑا۔ مگر بزدلوں نے حکومت کے خوف سے آخر اپنے عہد و پیمان کو پورا نہ کیا۔ حافظ شیرازؒ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیاں ✣ خوش داشتند حرمت مہمان کربلا

کربلا میں پہنچکر امام علیہ السلام نے اپنے کوفی شیعوں کے نام ایک خط لکھا جس کا ابتدا یوں ہے۔ "ایں نامہ ایست از حسین بن علی علیہما السلام بسوئے سلیمان بن صرد خزاعی و مسیب بن نجبہؓ و رفاعہ بن شداد و عبد اللہ بن وال و جماعت مومنین"۔ واضح ہو کہ یہ ان شیعہ رؤسائے کوفہ کے نام ہیں جنھوں نے بڑے اصرار سے امام کو کوفہ تشریف فرما ہونے کے لئے ہزارہا شیعوں کی طرف سے خطوط لکھے تھے اور اب جبکہ آپ کربلا کے چٹیل میدان میں خیمہ زن ہو چکے ہیں۔ تو ان بیشمار جان نثاروں اور ہزاروں بلانے والوں میں سے کوئی بھی آپ کے استقبال یا دریافت حال پر ملال کو بھی نہیں حاضر ہوا۔ اس مایوسی اور انتہائی بیکسی کی حالت میں آپ نے مناسب سمجھا ہوگا کہ ان بزدل مجاہدین اور برائے نام مومنین کو کم از کم ایک خط تو ضرور ہی لکھا جائے چنانچہ ابتدا میں ان لوگوں کے نام لکھکر آگے خط کا مضمون ہے اس خط کا ایک فقرہ یہاں نقل کیا جاتا ہے ناظرین خوب غور سے مطالعہ فرمائیں "اگر شما رائے دیگر گون کنید و عہد بشکنید و حمل بیعت از گردن فرو نہید قسم بجان من کہ از شما شگفت نہ باشد چہ با پدر من علی و برادر من حسن و پسر عم من مسلم چنیں نہ کردید"۔ ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ ۱۷۰ یعنے دمیرے بلانے کے بعد

میرا ساتھ دینے میں) اگر تمہاری رائے کچھ اور ہو جائے اور اقرار توڑ دو۔ اور بیعت کا جوا گردن سے اتار دو تو قسم ہے کہ تم لوگوں پر کچھ تعجب نہیں ہوگا کیونکہ تم نے میرے باپ علی اور میرے بھائی حسنؑ اور میرے چچا زاد بھائی مسلم کے ساتھ بھی تو ایسا ہی کیا ہے۔

۴۔ امام **زین العابدین** علیہ السلام۔ امام موصوف سے مروی ہے کہ بعد واقعہ شہادت امام حسین علیہ السلام سب لوگ مرتد ہو گئے سوائے پنج نفر کے۔ مجالس المومنین مجلس پنجم۔ ترجمہ یحییٰ بن ام الطویل صفحہ ۱۴۴۔

سلیمان بن صرد خزاعی امیر التوابین اور مختار ثقفی نے بلا اجازت امام مفترض الطاعۃ (امام زین العابدین) کے برخلاف ابن زیاد خروج کیا۔ بلکہ مختار نے امام برحق کو چھوڑ کر عبد اللہ بن زبیر کی اور پھر محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرتے اور آخر کار خود مدعی امامت و نبوت میں بیٹھا۔ دیکھو جلاء العیون باب حالات مختار و ملل و النحل شہرستانی صفحہ ۸۴)

امام زین العابدینؑ کے صاحبزادے زید شہید کو شیعوں نے اکسایا کہ بنی امیہ کے خلاف خروج فرمائیں۔ چنانچہ چالیس ہزار نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی لیکن موقعہ پر جا کر صرف پانسو رہ گئے علامہ شوستری فرماتے ہیں "ازیں جہت غبار ملال بر حاشیہ خاطر عاطر زید نشست واز بیوفائی کوفیاں تعجب نمود۔" مجالس المومنین مجلس ہشتم صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ ایران۔

۵۔ امام **محمد باقر** علیہ السلام۔ ان کے ہمعصر شیعوں نے بھی آپ کو بغاوت کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ صافی شرح کافی کتاب الحجۃ باب فی التحیۃ صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ لکھنؤ۔ مگر انہوں نے اپنے محترم آباء و اجداد کے ساتھ انکی عین موقعہ پر پہلو تہی اور بے وفائی کو مدنظر رکھکر ان کے اصرار بیجا پر توجہ نہ فرمائی اور گوشۂ خلوت کو نہ چھوڑا۔

اسی امر کی تائید میں ایک اور روایت بحار الانوار میں سے مختصراً نقل کی جاتی ہے محمد بن ابراہیم در کتاب الغیبۃ از علی بن احمد × × × روایت کردہ او گفتہ کہ از راہ واسطہ بعزم حج بیروں رفتم و بخدمت امام محمد باقر داخل شدم آنحضرت از من احوال مردم را پرسید گفتم کہ مردم انتظار تو میکشند ہرگاہ خروج میکنی مردم تابع تو میشوند۔ آنحضرت فرمود یا ابن عکار (نام راوی) ترا مے بینم کہ بہ احمقاں گوش میدہی الخ۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹

پھر امام موصوف سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے اپنے شیعوں کو کہ اگر میں تم سے تین آدمی بھی ایسے پاؤں جو میری باتوں کو پوشیدہ رکھیں تو ان میں سے کوئی بات بھی پوشیدہ نہ رکھوں۔ اصول کافی کتاب الایمان والکفر باب فی قلۃ عدد المومنین صفحہ ۴۹۶

۶۔ امام **جعفر صادق** علیہ السلام۔ آپ کے معاصرین میں ایک جماعت شیعوں کی ایسی بھی تھی جو کہتی تھی کہ درحقیقت امام حسین شہید نہیں ہوئے بلکہ ان کی جگہ حنظلہ بن سعد الشامی شہید کیا گیا اور وہ عوام کی نظروں میں اسی طرح مقتول دکھائی دیئے جس طرح عیسےٰ علیہ السلام مصلوب دکھائی دیئے تھے۔ ناسخ التواریخ صفحہ ۳۱۰ و جلاء العیون صفحہ ۴۰۶

آپ کے شیعوں میں سے اکثر اوصاف امانت و صدق و وفا سے عاری تھے۔ اصول کافی صفحہ ۲۳۷ وغیرہ۔ جبھی آپ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ "مومن سرخ گندھک سے بھی زیادہ نایاب ہے۔" عین الحیات اردو مطبوعہ لاہور صفحہ ۳۰۶

۷۔ امام **موسیٰ کاظم** علیہ السلام۔ مجالس المومنین میں کشی سے منقول ہے کہ امام موصوف فرمایا کرتے تھے کہ مینے کسی ایک کو نہ پایا جو میری نصیحت کو قبول کرے اور میرے حکم کی اطاعت کرے بغیر عبداللہ بن یعفور کے مجالس المومنین مجلس پنجم صفحہ ۱۴۴

آپ کے شیعوں میں سے ایک شخص محمد بن بشیر ہوا ہے جس کی نسبت لکھا ہے محمد بن بشیر غال ملعون من اصحاب الکاظم وفی کشی احادیث کثیر فی ذمہ وخبثہ ولعنہ وقولہ بالتناسخ واباحتہ وطی الذکور۔ منتہی المقال مطبوعہ ایران صفحہ ۲۶۵

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کا باعث بھی شیعہ ہوئی چنانچہ ایک حدیث کی شرح میں جو امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کسی نے ہماری بات کو فاش کیا۔ اسنے گویا ہمکو قتل کیا اور یہ قتل نادانستہ نہیں بلکہ قتل بالعمد ہے۔ شارح اصول کافی لکھتے ہیں "مراد این است کہ چوں نہی از فاش کردن راز باو رسیدہ ومخالفت کردہ تا باعث قتل امام حسین شدہ و باعث قتل امام موسیٰ کاظم علیہ السلام میشود۔ پس قتل عمد است۔ ترجمہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک شیعہ کو راز کے فاش کی ممانعت کا حکم دیا گیا اسنے اسکی مخالفت کردی جو کہ امام حسین علیہ السلام کے قتل کا باعث ہوا۔ اور اسی طرح امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کے قتل کا باعث بھی ہوگا۔

۸۔ امام رضا علیہ السلام ۔ آپ مشہور خلیفہ عباسی مامون رشید کے بہنوئی تھے مامون آپ کو یہانتک عزیز رکھتا تھا کہ اسنے ان کو ولیعہد بنایا اور بلکہ سکہ رائج بھی آپ کے نام نامی پر جاری کیا۔ باغ فدک بھی ان کو واپس دے دیا تھا۔ ایسی ایسی عنایات و مراعات شاہی کو دیکھ کر بعض لوگوں کی شورش پسند طبیعت کب نچلا بیٹھ سکتی تھی جھٹ آپکی خدمتمیں حاضر ہو کر مصر ہوئے کہ ہم آپکی نصرت کے لئے مستعد ہیں ۔ امام مہدی ہونیکا دعویٰ کر کے بلا تامل خروج فرمائیے دیکھو صافی شرح کافی کتاب الحجۃ باب فی الغیبۃ صفحہ ۱۱۴۔ لیکن معلوم ہوتا ہی کہ آپ ان برائے نام شیعیان اہلبیت کرام کی غداریوں اور جلد بازیوں سے بخوبی واقف تھے جیسے کہ ذیل کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے :۔

ملا باقر مجلسی حیات القلوب میں بسند معتبر روایت لکھتے ہیں ۔ کہ ایک گروہ امام رضا علیہ السلام کے دروازے پر حاضر ہوا ۔ اور عرض کیا کہ ہم شیعیان علی علیہ السلام میں سے ہیں آپ نے دیر تک ان کو باریاب ہونے کی اجازت نہ دی جب اجازت بخشی تو انہوں نے شکایت کی کہ ہم مخلصین کو اتنی دیر تک روکا گیا ۔ آپ نے فرمایا تم کو کسطرح نہ روکوں کہ جھوٹے ادعا کرتے ہو کہ ہم شیعیان امیر المومنینؑ ہیں ۔ حالانکہ آنحضرتؐ کا شیعہ کوئی نہیں ہوا سوائے حسنؑ و حسینؑ و سلمانؑ و ابوذرؑ و مقدادؑ و عمارؑ و محمد بن ابی بکر جنھوں نے حضرت کے کسی حکم کی مخالفت نہیں کی جس پر کہ ان کو مقرر کیا گیا تھا ۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۹۳

پھر امام موصوف سے ایک روایت میں آیا ہے کہ اگر میں اپنے شیعوں کی چھان بین کروں تو ان میں صرف تعریفیں کرنے والے نکلیں ۔ اگر میں انکا امتحان کروں تو مرتد ہی مرتد پاؤں اگر کھوٹے کھرے الگ کرنے بیٹھوں تو ہزار میں سے ایک بھی خالص نہ نکلے ۔ اگر میں چھلنی کی طرح انکو چھانوں تو کچھ بھی باقی نہ بچے مگر وہی جو میرا ہو ۔ ہمیشہ مسند پر بیٹھے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم ہیں شیعہ علی مگر اصل شیعہ علی وہی ہے ۔ جس کا فعل اسکے قول کی تصدیق کرے ۔ دیکھو کتاب الروضہ فروع کافی صفحہ ۱۰۷

۹۔ امام محمد تقی علیہ السلام ۔ رجعت پسند شیعوں نے ان کو بھی آمادہ بغاوت

کرنے میں کوتاہی نہیں کی جیسے کہ روایت ذیل سے پتہ چلتا ہے عن عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی قال قلت لمحمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام۔ انی لارجوا ان تکون القائم من اہلبیت محمد الذی یملاء الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت جوراً و ظلماً۔ اکمال الدین و اتمام النعمۃ باب ۳۲ صفحہ ۲۱۳ مطبوعہ ایران (ترجمہ) عبد العظیم بن عبد اللہ حسنی سے مروی ہے کہ کہا کہ میں نے عرض کی محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام سے کہ اغلب ہے کہ آپ ہی اہلبیت محمد صلعم کے مہدی ہوں۔ وہ جو کہ زمین کو انصاف و عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ ظلم اور ستم سے بھر چکی ہوگی۔

۱۰۔ امام **محمد نقی** علیہ السلام۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص ابو محمد شریعی ہوا ہے جس کی نسبت بحوالہ کتاب الغیبۃ شیخ طوسی لکھا ہے کہ یہ شخص پہلے اصحاب امام محمد تقی علیہ السلام سے تھا۔ اور پھر ان کے بعد امام حسن عسکری کے اصحاب میں سے یہ پہلا شخص ہے جس نے ایک ایسے مقام پر ممتاز ہونیکا ادعا کیا جس پر خدا نے اس کو مقرر نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ اس کے لائق و سزاوار تھا اور اس باب میں اسنے خدا پر اور اس کے اماموں پر جھوٹ باندھا اور ان کی طرف ایسی ایسی نالایق باتیں منسوب کیں جو ان کے شایان شان نہ تھیں۔ جس پر اور شیعوں نے اس پر لعنت کی اور تبرا کیا۔ اور امام کی طرف سے بھی اس پر لعن و تبرا کرنے کے بارے میں توقیع صادر ہوا۔ بعد اسکے بہت سے اقوال کفر و الحاد اسکی زبانی ظاہر ہوئے۔ بحار الانوار جلد ۱۳ باب بست و دوم صفحہ ۱۶۴

ایک اور شخص محمد بن نصیر نمیری کی بابت لکھا ہے کہ وہ بھی اصحاب امام موصوف سے تھا اسکا دعویٰ تھا کہ میں پیغمبر ہوں اور امام علی نقی نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور وہ مذہب تناسخ کا قائل تھا اور امام علی نقی کے حق میں غلو کر کے انکی خدائی اور ربوبیت کا قائل تھا۔ و او میگفت کہ مواقعہ با محرمان جائز است و وطی مرداں بعضے بعض دیگر را حلال است و دریں باب کمال چنیں داشت کہ اینگونہ معاملہ دو فائدہ دارد فائدہ در مفعول و آں فروتنی و تذلل است و فائدہ در فاعل و آں استلذاذ و عمن بخواہش نفس

ومیگفت کہ خدا تعالیٰ ہیچ کدام ازیں ہا حرام نہ فرمودہ و محمد بن موسیٰ بن حسن بن فرات اعانت اورا مے نمود الخ صفحہ ۱۶۵

۱۱۔ امام حسن عسکری علیہ السلام۔ قبل ازیں نمبر ۱۰ میں ابو محمد شریعی کا حال مذکور ہو چکا ہے وہ حسب روایات بحار الانوار جلد ۱۳ کہ او از جملہ اصحاب امام علی النقی و بعد از او از اصحاب امام حسن عسکری بودہ (باب ۲۲ صفحہ ۱۶۴) بعد امام نقی علیہ السلام کے امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں بھی اسکو شرف شمولیت حاصل تھا۔

اسی طرح محمد بن نصیر کی بابت بھی لکھا ہے کہ وہ علاوہ از جملہ اصحاب امام نقی علیہ السلام ہونے کے از جملہ اصحاب امام حسن عسکری علیہ السلام تھا۔ بحار باب ۲۲ صفحہ ۱۶۴۔ اسکی بابت لکھا ہے کہ بعد وفات امام حسن عسکری ابی جعفر محمد بن عثمان کے رتبہ و مقام کا دعویدار بن بیٹھا۔ و وگفت کہ من صاحب و نائب امام زمانم و مانند باب ہستم بسوئے آنحضرت ؐ الخ یعنے کہا کہ میں امام زمان کے اصحاب میں سے ہوں اور ان کا نائب ہوں اور آنحضرت تک پہنچنے کے لئے بمنزلہ دروازہ کے ہوں اس سے پہلے شریعی مذکور نے ایسا ادعائے بیجا کیا تھا اور اسکے پیچھے اس شخص نے کیا۔

امام حسن عسکریؑ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ۲۶۰ھ میں میرے شیعہ متفرق ہو جاینگے سو ایسا ہی ہوا اور انہی میں سے آل جعفر بھی ہیں بعض حیرت زدہ ہو گئے اور بعض اپنے دین پر ثابت قدم ہے۔ عن ابی حاتم قال سمعت ابا محمد الحسن بن علی علیہم السّلام۔ یقول فی سنۃ ماتین وستین تفترق شیعتی و انصار فتہم من آل جعفر ومنہم من یادوشن ومنہم من وقف علی تحیرہ ومنہم من تبت علی دینہ بتوفیق اللہ عزّ وجل۔ اکمال الدین باب ۴۱ صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ ایران

۱۲۔ امام محمد بن حسن عسکری علیہ السّلام۔ آپ شیعوں کے بارھویں امام ہیں آپکی پیدائش ۲۵۵ھ میں ہوئی اور شیعوں کے اعتقاد میں وہ ابتک کہ ۱۳۲۷ھ بھی ختم ہے زندہ ہیں اور غائب عن الانظار و حاضر فی الامصار ہیں۔ اس حساب سے آپ کی عمر قریباً گیارہ سو برس ہو چکی ہے۔ ان کے شیعوں کے حالات اگر لکھے جائیں۔ تو

ایک ضخیم کتاب بنجاتی ہے جس کی اس مختصر میں گنجائش نہیں لہٰذا نہایت اختصار کے ساتھ کچھ حالات لکھے جاتے ہیں:۔

ابو محمد شریعی اور محمد نصیر جو آپ کے والد بزرگوار اور جد امجد کے ۱۹ اب میں سے تھے جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے علاوہ ان کے احمد بن ہلال اور محمد بن شلمغانی مشہور بہ ابی عزاقر وغیرہم ایسے ایسے لوگ ہو گزرے ہیں جنھوں نے اپنے امام زادے اور امام برحق کے اسرار کو فاش کیا اور بڑے بڑے ادعائے باطل کئے جنکے وہ ہرگز اہل نہ تھے۔

آل ابوطالب جو آپ کے قریبی رشتہ دار تھے آپکی ولادت کے ہی منکر نکلے دیکھو صافی شرح کافی باب مولد صاحب الزمان صفحہ ۳۸۔ پھر خود آپ کے حقیقی چچا جعفر برادر امام حسن عسکری علیہ السلام نے بھی آپکی مخالفت میں کوتاہی نہیں کی۔ اور اسواسطے انکو جعفر کذاب کا خطاب دیا گیا۔ ان ہی اندرونی و بیرونی مخالفتوں کی وجہ سے ڈر کر اور حقیقی جان نثار نہ پاکر آپ غائب ہو گئے اور ابتک غائب ہیں اور سنگلاخ پہاڑوں اور لق و دق جنگلوں میں اقامت گزیں ہیں اور تقیہ سے زندگی کے ایام پورے کر رہے ہیں۔ بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۶۔ ۱۷۷

کوئی ایسی مجبوری ہے جس سے امام صاحب الزمان جیسا وجود ایسی انتہا درجہ کی تنہائی اور تلخ کامی کی زندگی بسر کر رہا ہے ورنہ ؎

بہار عمر ملاقات دوستداران است ٭ چہ حظ برد خضر از عمر جاوداں تنہا

"جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ غائب ہو گا صاحب الامر (امام مہدی) بسبب ظاہر ہونے ایک عذر کے واسطے اسکے کہ دلوں پر لوگوں کے ایک فتنہ ہو گا یہانتک کہ جو آدمیوں میں سب سے زیادہ قریب اسکا ہو گا وہ ہی اسکی عداوت میں سخت ہو گا" بالفاظہٖ تفسیر عمدۃ البیان اردو سورہ توبہ زیر آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ۔ مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی صفحہ ۵۰۰

؎ من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ٭ کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

ملا قزوینی شارح اصول کافی لکھتے ہیں۔ "منقول است کہ اگر عدد ایشاں بہ سیصد و سیزدہ کس باہیئت اجتماعی رسد امام ظاہر میشود۔ صافی شرح اصول کافی کتاب الحجۃ باب نجم صفحہ ۲۳ یعنی احادیث میں آیا ہے کہ اگر ایک وقت میں مخلص مومنین کی تعداد تین ۳۱۳ سو تیرہ تک ہو جائے

تو امام ظاہر ہو جائیں تعجب ہے کہ اس ہزار گیارہ سو برس کے عرصہ طویل و مدت مدید میں ایران و ہندوستان وغیرہ کے لاکھوں کروڑوں شیعوں میں سے آج صرف تین سو تیرہ کس مخلص مومنین کی تعداد بھی پوری نہیں ہو سکی۔

کہاں ہیں ہمارے معزز ایڈیٹر صاحب اصلاح جنھوں نے فرقہ شیعہ کی حمایت و ترقی کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو وہ سو کام چھوڑ کر تین ۳۱۳ سو تیرہ مخلص شیعوں کی تعداد پوری کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے جس سے امام صاحب العصر کی غیبت طولانی کا عذر دور اور ظہور جیسی نعمت سے دنیا بھرپور ہو جائے صدیوں کے خانہ برانداز جھگڑوں سے فریقین مخلصی پائیں مگر امید نہیں کہ ایڈیٹر صاحب میرے اس خیر خواہانہ مشورہ کو شرف قبولیت بخشیں کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر شیعہ و سُنی کے جھگڑے مٹ جائیں تو خریداری اصلاح میں کساد بازاری ہو جائے میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر وہ سچ مچ حامی مذہب شیعہ ہیں اور صدق دل سے امام کے ظہور کے مشتاق تو بجائے تین سو تیرہ کے صرف تیرہ مخلصین کی جماعت ہی بہم پہنچا دیں اغلب ہے کہ امام ظہور فرمائینگے خوش قسمتی سے ایک معتبر روایت سے پتہ چل گیا ہے کہ تین سو مخلص تو پورے ہو چکے ہیں جیسی کہ ذیل کی روایت سے ظاہر ہے:۔

امام مہدی کے فرزند دلبند سید شمس الدین کی زبانی راوی کہتا ہے کہ "وا دلمن فرمود کہ دیدی عسکر را گفتم بلے فرمود کہ آیا شمردہ ایشاں را گفتم نہ۔ فرمود کہ عدد ایشاں سیصد ناصر است و سیزدہ ناصر دیگر باقی است دخدا تعجیل نماید فرج را" نجم ثاقب مطبوعہ ایران صفحہ ۲۱۴

در ذیل حکایت سی و ہفتم قصہ جزیرہ خضرا و بحر ابیض۔ کسقدر تعجّب پر تعجب ہے کہ اسقدر عرصہ دراز میں نہ صرف ہندوستان و ایران بلکہ جزیرہ خضرا و بحر ابیض۔ کسقدر تعجّب پر تعجب ہے کہ اس عرصہ دراز میں نہ صرف ہندوستان و ایران بلکہ جزیرہ خضرا و بحر ابیض اور شہر جابلسا و جابلقا وغیرہ کے ہزارہا و لکوکہا و کرورہا شیعوں میں سے تین سو تیرہ کس تو درکنار صرف تیرہ مخلص مومنین بھی نہیں نکل سکتے باایں ہمہ ایڈیٹر صاحب اصلاح جوش حمایت تشیع کی دھن میں فرماتے ہیں۔ کہ "دنیا جانتی ہے کہ دفا کا نام اگر دنیا میں قائم ہے تو شیعوں سے ہے"۔

رسالہ اصلاح ماہ شوال ۱۳۴۳ھ۔ میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ ایڈیٹر صاحب

ٹھنڈے دل سے خالی الذہن ہو کر سنیں اور جواب دیں کہ دنیا جانتی ہے یا نہیں مگر افسوس ہے کہ شیعوں کے امام قائم (ملقب مہدی) کو تو کم از کم ان کی وفاداری کا علم ہرگز نہیں۔ ورنہ وہ ضرور ظہور فرما دیتے۔ ایڈیٹر صاحب کے ادعائے بیجا کی تردید اور اپنے قول کی تائید میں ذیل میں ایک مستند اور مسلم الثبوت شیعہ فلاسفر و فاضل کا اجتہاد بھی قابل دید ہے فاضل مذکور امام کے بدستور غائب رہنے اور ظہور فرما کر اپنے فرضِ منصبی کو بجا نہ لانے کی توجیہ میں فرماتے ہیں:۔

"سبب غیبت از جانب امام نیست بنا بر آنکہ معصوم است و واجب است بر او ظہور وقیام بامر امامت واقامت شرائع۔ وترک واجب از معصوم ممتنع پس سبب غیبت امام از طرف رعیت باشد۔ بنا بر عدم نصرت × × × واگر امام ظاہر باشد وکسے اطاعت او نکند ہیچ شک نیست کہ قدحے در لطف بودن امام حاصل شود × × × وکذلک غائب بودن امام ہرگاہ سبب غیبت امام خوف اعادی و عدم نصرت رعیت باشد ضررے بہ لطف بودن امام نتواند کرد چہ عدم نصرت دریں صورت بمنزلۂ عدم اطاعت است در آں صورت" رسالہ سرمایۂ ایمان ملّا عبدالرزاق لاہیجی مصنّف گوہر مراد صفحہ ۱۰۵-۱۰۶ مطبوعہ بمبئی

اس سے امام کی عدم نصرت و عدم اطاعت کا الزام شیعوں پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا ہے نیز اس روایت میں غیبت کی دو وجہ یعنے دشمنوں کا خوف اور عدم نصرت رعیت بیان کی گئی ہیں لیکن ایک اور روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کو اب دشمنوں کا خوف کچھ نہیں رہا امام صاحب کے فرزند دلبند سید شمس الدین سے راوی نے پوچھا ہے کہ ہماری علماء ایک حدیث امام صاحب کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے زمانہ غیبت کبریٰ میں جو شخص ہماری ملاقات یا زیارت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے تو انہوں نے فرمایا آنحضرت (امام مہدی) ایں سخن را فرمود۔ در آں زمان بسبب بسیاری دشمنان از اہلبیت وخویشاں خود وغیر ایشاں از فراعنہ زماں از خلفائے بنی عباس حتیٰ آنکہ شیعیان در آں زماں یکدیگر را منع میکردند از ذکر کردن احوال او۔ واکنوں زمان طولانی گردیدہ است ودشمنان از و مایوس گردیدند" نجم ثاقب صفحہ ۲۱۵۔ سو دشمنوں کے خوف سے غائب رہنے کا عذر

تو اُٹھ چکا ہے۔ رہا دوسرا عذر سو اس بارہ میں میں حیران ہوں کہ شیعوں کے ادعائے وفا شعاری بحق ائمہ کو امر واقعہ کہوں یا امام معصوم کے صریح دستور العمل جو باوجود کروڑوں شیعہ کے موجود و مشتاق زیارت و مستعد نصرت ہونیکے غیبت کے حجاب کو دور نہیں فرماتے۔

شیعہ مدت مدید سے تارک تقیہ ہو چکے ہیں حالانکہ ظہور امام تک ان کو پابندی تقیہ اشد ضروری تھی جیسے کہ محقق ابن بابویہ نے لکھا ہے "والتقیۃ واجبۃ لا یجوز ترکھا الی ان یخرج القائم من ترکھا قبل خروجہ فقد خرج عن دین اللہ تعالیٰ وعن دین الائمۃ وخالف اللہ ورسولہ والائمۃ علیہم السّلام" دیکھو رسالہ اعتقادیہ باب التقیہ و شرح ارشادیہ باب ۳۹ صفحہ ۳۳۲ مطبوعہ لکھنؤ۔

شیعوں نے سنی و شیعہ کی احادیث کو مخلوط کر کے کئی شیعوں کی روایات اہلسنت کی طرف سے مشہور کر دیں اور اہلسنّت کی روایات شیعہ کی طرف سے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فریقین میں روایات کی بنا پر جو تنازعے پیدا ہو گئے ہیں وہ انہی قدیم شیعوں کی مہربانی سے ہوئے ہیں اس ثبوت کے لئے دیکھو روائت ذیل کو:۔

"در مختار کشی از فضل بن شاذان روایت نمودہ کہ گفت پدرم سوال نمود کہ تو با بسیاری از مشائخ عامہ (اہلسنت) صحبت داشتی چگونہ حدیث از ایشان نہ شنیدی گفت استماع حدیث از ایشان کردہ ام۔ اما چوں بسیارے از اصحاب خود را دیدہ بودم کہ چوں استماع علم عامہ و علم خاصہ (شیعہ) کروند ہر دو را باہم مخلوط ساختند۔ تا آنکہ حدیث عامہ را از خاصہ روایت نمودند و حدیث خاصہ را از عامہ۔ پس کراہت داشتم کہ مرا نیز آں خلط و خبط دست دہد۔ ترک روایت حدیث عامہ نمودم و اقتصار بہ حدیث خاصہ کردم" بالفاظہٖ مجالس المومنین شوستری مجلس پنجم صفحہ ۱۷۸ مطبوعہ ایران

شیعوں نے اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر دنیا پرستی اور جاہ طلبی کے ناحق ناروا بہتان باندھے لیکن دیکھنا یہ تھا کہ اگر وہ بفرض محال جاہ طلب و دنیا پرست تھے تو اسکے ساتھ حمایت دین و اشاعت اسلام کی سعی خدمات بھی کس اعلیٰ پیمانہ پر ان کے دم قدم سے پوری ہوئیں لیکن ناظرین کو تعجب ہوگا یہ معلوم کر کے کہ تقریبًا تمام ائمہ کے شیعوں کو مردار دنیا کا شوق غالب

رہا ہے اور اس مقصد کے پانے کے لئے ہمیشہ وہ قائم آل محمد کے ظہور کے منتظر رہے ہیں اور اب بھی ہیں چنانچہ لکھا ہے۔ "کانوا دائماً مشتاقین الی دولت قائم آل محمد وھم علیھم یسلون خاطرھم حتی قیل ان الشیعۃ تربی بالامانی۔" منتہی المقال مطبوعہ ایران صفحہ ۹۶ یعنی وہ ہمیشہ آل محمد کے قائم خونی مہدی کے مشتاق رہے اور ائمہ اہلبیت ان کو تسلی دیتے رہتے تھے یہاں تک کہ ضرب المثل ہوگئی کہ شیعہ بامید قائم ہیں۔ اسی واسطے امام جعفر صادق علیہ السلام پہلے سے ہی شیعوں کی تین قسم بیان فرما گئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ پہلا فرقہ وہ ہیں جو ہمکو اسلئے دوست رکھتے ہیں کہ امام قائم کا ظہور ہو۔ اور وہ ہماری بادشاہت میں شریک ہوں یعنے وہ ہمکو اسواسطے دوست رکھتے ہیں کہ ہماری سلطنت میں عیش کریں اور اچھی گذران کریں۔ پس اسلئے انہوں نے تشیع اور محبت کا اظہار کیا۔ اور ہماری باتوں کو محفوظ رکھا۔ لیکن ہمارے افعال میں کوتاہی کی یعنی فعل میں ہماری متابعت نہ کی۔ پس خدا جلدی ہی انکو دوزخ میں ڈالدیگا۔ دوسرا فرقہ وہ ہے جنھوں نے ہمکو دوست رکھا اور ہماری باتوں کو سنا اور ہمارے افعال کے بجالانے میں بھی کوتاہی نہ کی یہ اسلئے تاکہ ہمارے وسیلہ سے لوگونکا مال کھائیں۔ پس خدا ان کے شکموں کو جہنم کی آگ سے بھردیگا اور ان پر بھوک پیاس کو مسلط کریگا۔ تیسرا فرقہ وہ ہے جنھوں نے ہم کو دوست رکھا اور ہمارے کلمات کو محفوظ رکھا اور ہمارے فرمان کی اطاعت کی اور مخالفت نہ کی ہمارے افعال میں۔ یعنی ان کے رفتار و کردار ہماری رفتار و کردار کے مطابق تھے۔ پس یہ گروہ ہم میں سے ہے اور ہم اس میں سے۔ کتاب لولو و مرجان صفحہ ۱۵۔

دنیا خوب جانتی ہے اور خود ائمہ کرام کے ارشادات متذکرہ بالا سے بھی ظاہر ہوچکا ہے کہ ہمارے ہمعصروں میں کتنے ہیں جو تیسری قسم کے مصداق ہیں۔

شیعہ مذہب میں بعد خدا و رسول صلعم کے بارہ امام ہی مفترض الطاعۃ ہیں شیعوں پر انہی کی متابعت لازم ہے اور دینی امور میں جو کچھ ان کے احکام سے باہر ہے وہ بدعت ہے اور قیاس بدعت کی مذمت میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ اصول کافی صفحہ ۳۲۔ قیاس کی مذمت میں فرمایا ہے۔ ان دین اللّٰہ لایصاب بالقیاس اصول کافی صفحہ ۳۳ وغیرہ وغیرہ۔

ذیل میں دو ایسے امر لکھے جاتے ہیں جو ائمہ کرام سے ثابت نہیں۔ لیکن شیعوں میں ایک عرصہ سے ہر دو امور لازمہ مذہب ہو چکے ہیں۔ جو علامات شیعوں کے ائمہ سے مروی ہیں۔ انکو تو نظر انداز کیا گیا ہے لیکن انہی دو امور کو شیعوں کی نمایاں خصوصیات میں شمار کیا جاتا ہے وہ کیا ہیں۔ اوّل علانیہ تبرا بازی بذریعہ زبان و تحریر کے۔ دوم عاشورہ محرم کی یادگار منانا۔ اور ان دونوں کا بانی و مبانی ایران کے خاندان دیلم کا جابر ممبر معزالدولہ دیلمی ہے جو خلیفہ مطیع عباسی کا نام کو تو وزیر مگر بقول قاضی نوراللہ شوسری امیر الامراء بلکہ خلیفۃ الخلفاء تھا سب سے پہلے اسی نے بغداد کی مساجد و دیگر عمارات کی دیواروں پر صحابہ رسول اور امیر معاویہ پر علانیہ لعنت کے کتبے لکھوائے اور کندہ کرائے۔ مجالس المومنین مجلس ہشتم صفحہ ۳۹۰ اور اسی طرح ۳۵۲ھ میں سب سے پہلے اسی نے محرم کی دسویں تاریخ شہادت امام حسین علیہ السلام کی یادگاریں مقرر کی اور جبراً لوگوں کو حکم دیا کہ ماتم برپا کریں اور گریہ و زاری کریں سیاہ لباس پہنیں کاروبار ترک کر دیں۔ دوکانیں مقفل کر دی جائیں اور عورتیں سر کے بال کھولکر باہر نکلیں اور ماتم کریں۔ دیکھو تاریخ ابن خلدون عربی جلد ۳ صفحہ ۴۲۵۔ تاریخ الخلفاء در ضمن حالات مطیع عباسی۔ سید امیر علی صاحب کی کتاب سپرٹ آف اسلام انگریزی صفحہ ۴۶۱ و تاریخ اسلام اردو مطبوعہ حمیدیہ پریس لاہور صفحہ ۲۳۲

اس سے صاف ظاہر ہے کہ شیعوں میں ائمہ کرام کے زہد و اتقاد عبادت و اخلاق کا اثر برائے نام رہگیا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ خاکسار **خادم حسین خادم**

بشاراتِ القرآن

نمبر ۳

پیشگوئی نمبر ۲۹

عمران ع ۲ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ (ترجمہ) بیشک وہ یہودی وغیرہ کفار جنھوں نے انکار کیا خدا کی آیات کا اور ذلیل کرنا چاہا انبیاء اللہ کو ناحق اور مار ڈالا بعض ان اسلامی منادوں کو جو لوگوں کو با انصاف حکم کرتے تھے پس ایسے منکروں کو بشارت دیدو عذاب دکھوں والے کی اور یہی لوگ ہیں۔ جن کے سارے منصوبے بیکار کئے جائینگے اسی دنیا میں اور پھر آخرت میں اور عذاب کے دن ان کا کوئی ناصر مدگار حامی نہ ہو سکے گا۔

پس اس پیشگوئی کو بنو نضیر اور بنو قریظہ وغیرہ یہودیوں کے عام قتل اور جلاوطنی کے وقت پورا کر کے دنیا کو دکھایا اور ان کو بکیفر کردار پہنچا دیا۔ جب اس پیشگوئی کا اعلان ہوا تھا اسوقت یہودی بڑے زور و قوت میں تھے اور اجتماع انہی کے جتھوں کا تھا اور کوئی نہ سمجھتا تھا کہ یہ بات پوری ہو گی لیکن خدائے علیم کی بات پوری ہو کر رہی۔

پیشگوئی نمبر ۳۰

عمران ع ۳۔ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (ترجمہ) اے نبی اس طرح دعا مانگو کہ اے ہمارے اللہ تو ہی بادشاہی دین و دنیا کی دیتا ہے جسے چاہے اور لے بھی لیتا ہے جس سے چاہے۔ اور عزت سے ممتاز فرماتا ہے جسے چاہے اور ذلتوں کی مار کرتا ہے جسے چاہے اور تو ہی غموں کی سیاہ رات کو خوشیوں کا دن بنا سکتا ہے اور تو ہی راحتوں کے روز روشن کو دکھوں کی رات بنا سکتا ہے اور تو ہی بھلوں سے بُرے اور بُروں سے بھلے پیدا کر سکتا ہے اور تو ہی ہر بات چاہی ہوئی پر بڑا قادر مطلق ہے۔

آیت ہذا کا شان نزول یوں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم مع صحابہ رضہ کے دشمن کے لئے مدینہ کے گرداگرد خندق کھدوا رہے تھے تو آگے ایک سنگ گراں آگیا سب عاجز رہ گئے اسکے اکھاڑنے میں تب آپ نے پھاوڑی ماری تو معاً کشفی نظارہ سے قیصر کے محل نظر آئے اور جب دوسری بار چلائی تو کسریٰ کے محل نظر آئے تب یہ دعا مانگی گئی اور قبول کے درجے تک پہنچی دنیا گواہ ہے کہ وہ کیسا نازک اور پُر خطر وقت تھا کہ دشمن کا غلبہ تھا کوئی سامان بادشاہت کے موجود نہ تھے مساکین کی جماعت تھی مگر خدا کی سکھائی ہوئی دعا قبول ہوئی اور آپ اور آپ کے صحابہ رضہ بادشاہ ہوئے گویا جہاں غموں کی رات تھی راحتوں کا دن چڑھا اور جہاں خوشیوں کا آفتاب تھا وہاں سیاہ شب دکھوں کی اور ذلتوں کی نمودار ہوگئی اور آنحضرت صلعم کو جو کسریٰ اور قیصر کے محل شاہی دکھائے گئے تھے اسمیں بھی اشارہ تھا کہ یہ سب تجھے دیئے جائینگے اور چنانچہ دیئے گئے اور انہی کفار میں سے جو مردے تھے ہزاروں اور لاکھوں مسلمان ہوئے جو نہ صرف خود زندہ بلکہ زندگی بخش عالم بنے۔

پیشگوئی نمبر ۳۱

عمران ع۴۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (ترجمہ) اے نبی تمام لوگوں میں منادی کر دے کہ ہمیشہ قیامت تک یہ قانون پاس ہوگیا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو محبوب بنانا چاہو تو تم میری پیروی کرو۔ تاکہ وہ خدا تمہاری محبت کو قبول کر کے تمہیں پیارا رکھے اور تمہیں ہمکلامی کا شرف عطا فرماوے۔

آیت ہذا میں اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ اعلان فرما دیا ہے اور اپنی محبت اور

بیمار کو آنحضرت صلعم کی متابعت کیساتھ وابستہ اور مشروط کردیا ہی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوتی ہوئی دنیا کو نظر آرہی ہی بشرطیکہ کوئی انصاف کی آنکھ رکھتا ہو اسلام کے مقابلہ میں کوئی کسی دوسرے مذاہب کا بزرگ خدا تعالیٰ کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف نظر نہیں آتا اور نہ آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوئی تجربہ کرکے آزمالے کوئی مباہلہ کرکے ہی امتحان کرلے جو اسی سورت میں مذکور ہی کہ دعا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروؤں کی قبول کرتا ہے یا اسکے دشمنوں کی تفصیل حقیقۃ الوحی میں دیکھو۔

پیشگوئی نمبر ۳۲

عمران ع۔ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿ (ترجمہ) اے نبی کہدی اور منکرین کو زور سے سنادے کہ فضل اور بزرگی تو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے وہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا ہے وہ علیم الکل ہی اور اپنی رحمتوں سے خاص کرلیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے ہی فضلوں والا اعظم ذات ہے۔

آیت ہذا میں یہ پیشگوئی ہی کہ اے نبی منکروں سے کہدی کہ مسلمانوں کو جو تم رذیل سمجھتے ہو۔ اور اپنے آپ کو بزرگ یہ فضل اور بزرگی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہی اور رذالت بھی سو وہ مجھے دنیا کا رسول بناتا ہی اور اپنے فضل واکرام مجھ پر کرتا ہے تم اس فضل الٰہی اور رحمت کے چشمہ کو روک لو وہ مجھ کو بادشاہ بھی بنائیگا تم چاہو تو روک کرکے دکھاؤ اور تمہیں ذلیل کرکے رذیلے بنانے والا ہی۔ اگر کرسکتے ہو تو کوئی منصوبہ بازی کرلو۔ سو یہ خدا کی بات تھی پوری ہوئی اور بڑے بڑے سردار متکبر جو پہاڑوں کی مانند اپنے آپکو خیال کرتے تھے چور چور کرکے اڑا دئے گئے

پیشگوئی نمبر ۳۳

بقرہ ع۔ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿ (ترجمہ) بیشک وہ لوگ جنھوں نے مول لیا عوض عہد اللہ کے اور

اپنی قسموں کے مول تھوڑا۔ یہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے آخرت کا کوئی حصہ نہیں ہے (اسلئے) کہ ان سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کریگا اور نہ انکی طرف التفات کریگا قیامت میں اور نہ انکو پاک کریگا اور انکے لئے عذاب دکھوں والا ہے۔

آیت ہذا میں خصوصاً اہل کتاب اور عموماً تمام مذاہب باطلہ کے لئے ایک زبردست پیشگوئی ہے جنھوں نے اندک دنیا کی عزت کے لئے اللہ کے ان عہدوں اور قسموں کو توڑ دیا جو وہ آنحضرت صلعم کے بارہ میں کر چکے تھے یعنی توریت کی پیشگوئیوں کو عمداً چھپا گئے اور اسکے دشمن ہوئے پس اللہ اپنے رسول کی دشمنی کے باعث اُن سے کبھی بذریعہ وحی والہام وکشوف کے ہمکلام نہیں ہوگا یعنی ان سے محبت اور پیار قطع کر کے متروک ومہجور کی طرح دور از قرب حضور خود پھینکدیگا اور نہ انکی طرف شفقت اور مہربانی کی نظر کریگا۔ سو آجتک اس پیشگوئی کے صدق کو تمام جہان جانتا ہے کہ بجز اسلام کے وہ کسی مذہب کے بزرگ وغیرہ سے نہیں ہوتا ہے اور اسی وجہ سے وہ قیامت کو بھی ان سے ہمکلام نہ ہوگا۔ جو نہایت شدید غضب اور قہر کی علامت ہے۔

محرّم نامہ

یہ ایک رسالہ ہے دوسو صفحے حجم کا۔ کاغذ اچھا۔ لکھوائی چھپوائی سب قابل تعریف ٹائٹل پر لکھا ہے "محرم کی مجلسوں میں پڑھنے کی سب سے اچھی اور معتبر ومستند کتاب" میں کہتا ہوں بیشک اچھی کتاب ہے اور پڑھنے کی بھی ہے مگر محرم کی مجلسیں جائز نہیں نیچے لکھنے والیکا نام ہے "مولائے سخن حضرت خواجہ حسن نظامی" میں خواجہ صاحب کو مولائے سخن تو نہیں مانتا ہاں یہ جانتا ہوں کہ ان کے کلام میں اثر ضرور ہے اور یہ بات لوگوں کی زبان سے خواجہ صاحب کے کانوں تک بھی پہنچگئی ہے اسے ہر موقعہ پر درست ثابت کرنے کے لئے خواجہ صاحب اس کتاب میں بھی بعض بعض جگہ اپنی مورخانہ حیثیت کو چھوڑ کر شاعرانہ طرز میں چلے گئے ہیں عکاشہ والی روایت یقیناً موضوع ہے حضرت مسلم کے دو بچوں کی شہادت کے واقعات کے متعلق خواجہ صاحب خود مانتے ہیں کسی معتبر تاریخ میں یہ ذکر نہیں مگر پھر بھی اسے خوب تفصیل سے لکھا ہے کیوں؟ محرم کی ماتمی مجلس بنی رہے اسی طرح امام حسینؑ کی شہادت بیان کرتے وقت وہ اپنے آپ میں نہیں رہے درد سے ایسے بیقرار نظر آتے ہیں کہ نہیں جانتے میں کیا لکھ رہا ہوں ایک مورخ کے لئے یہ نقص کی بات ہے

شمر نے خیمہ میں جاکر عورتوں کی چادریں اتار لیں اور انہیں بے پردہ سوار کرکے کوفہ کے بازار میں پھرایا ممکن ہی ایسا ہوا ہو مگر عابد بیمار چھوڑ دینے سے معلوم ہوتا ہی انمیں ابھی کچھ انسانیت باقی تھی پھر جس پردہ نشین سے یہ واقعہ گذرا ہو وہ تو اس قابل نہیں رہتی کہ بولے اور یہاں ہمیں حضرت زینب کی زبان سے بر سر بازار اشعار اور کیا کچھ سنایا جاتا ہی کم از کم میں اسی تسلیم کرنیکے لئے ہرگز تیار نہیں اس کتاب کے متعلق خواجہ صاحب کے ایک مخلص محب یا مرید نے لکھا تھا کہ سنی شیعہ کے تیرہ سو سالہ جھگڑوں کو سلجھا دیا ہی میں کہتا ہوں بیشک کچھ سلجھا دیا ہی کچھ الجھا دیا ہے کچھ شیعوں کو سمجھا دیا ہی کچھ سنیوں کو سمجھا دیا ہی خواجہ صاحب اس جھگڑے میں دخل دیتے بھی ہیں اور نہیں بھی دیتے ایک طرف حضرت ابوبکر کی خلافت کی تائید فرماتے ہیں دوسری طرف انہی کے منہ سے انتخاب خلافت کے وقت یہ روایت لکھدی ہی رسول اللہ نے فرمایا تھا میں اپنی آل کو تم میں چھوڑتا ہوں انکی پیروی کرنا ارشاد ہوتا ہی لوگ یزید کو برا بھلا کہتے ہیں تم کچھ نہ کہو۔ دوزخ کے سب سے بڑے شہریار کی شان میں تمکو زبان کھولنے کا حق نہیں ہی خوب! ناصح با عمل ایسا ہی ہونا چاہئے خواجہ صاحب نے یزید کے متعلق شرابی اور محرمات کو حلال سمجھنے والا لکھا ہی میرے نزدیک اسکا یہ گناہ کیا کم ہے کہ اسکی سلطنت میں رسولخدا کا جگر گوشہ شہید کیا جائے اب اسکے ساتھ دوسرے الزام بلا تحقیق کیوں دیئے جائیں حضرت معاویہؓ پر کوئی الزام شدید نہیں دیا۔ مگر یہ التزام ضرور رکھا ہی کہ انکے نام کے ساتھ نہ تو حضرت آئے اور نہ اور رضؓ لکھا جائے بلکہ ان کے اسلام کو بھی دباؤ سے لکھا ہے جس سے مجھے اتفاق نہیں۔ علاوہ ازیں مجھے اور بھی دو چار باتوں میں اختلاف ہے مثلاً یہ کہ حضرت عثمان خود چلکر حضرت علی کے گھر گئے مگر حضرت علی پھر بھی نہ مانے اور کہدیا کہ میں اب تمہاری مدد نہیں کرسکتا یا بعض بزرگ صحابی حضرت عثمانؓ سے دوبدو ہو جاتے تھے گالی تک بھی نوبت پہنچی میں خلفاء کی بلکہ صحابہ کی شان اس سے اعلیٰ سمجھتا ہوں حضرت عائشہؓ نے امام حسنؑ کو رسول اللہ کے حجرے میں دفن نہ ہونے دیا اسکی تردید اسی تشجید میں درج ہی غرض بحیثیت مجموعی یہ کتاب اچھی ہی خواجہ صاحب کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہی کہ جو کچھ ہوا وہ بنی امیہ اور بنی ہاشم کی دیرینہ دشمنی کا نتیجہ تھا اور جو کچھ کیا وہ زیادہ تر حضرت عمرو بن العاص نے کیا حضرت علیؑ کو دھوکہ دے کر خلافت حضرت عثمان کو انہوں نے دلوائی مخالفت عثمان پر وہی آمادہ ہوئے مسجد میں انہوں نے سب سے پہلے سخت کلامی کی صفین میں قرآن شریف اٹھانا بھی انہی کا کام تھا ابوموسیٰ اشعری کو دھوکہ دینے والے بھی یہی تھے پھر معاویہؓ کے وزیر بننے والے بھی یہی تھے میں جماعت احمدیہ کے افراد کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ضرور یہ کتاب خرید کر

ضرور پڑھیں کیونکہ اسکے پڑھنے سے آپکو گذشتہ تاریخی واقعات کے صحیح علم کے علاوہ موجودہ مخاصمت مسائل یعنین وغیرہ

مسائل یعنین کے حل کرنے میں بہت مدد ملیگی اور آپکو صاف صاف نظر آئیگا حضرت علیؓ اور خاندان نبوت کی روش پر کون فریق چل رہا ہے اور بنی امیہ کی جانشینی کا مدعی کون ہے قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ

کارکن دفتر ...

(فہرست کتب ایجنسی تشحیذ الاذہان)

بہ تقریب سالانہ جلسہ قادیان ۱۶ دسمبر ۱۹۱۶ء سے ۸ جنوری ۱۹۱۷ء تک یہ رعایت رہیگی

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون کتاب
صادقوں کی روشنی والا تشحیذ	۱۲ر	۱۰ر	حضرت اقدس کی وفات پر ثناءاللہ والی دعا - عبدالحکیم کی پیشگوئی وغیرہ کا اعتراضات کا مفصل جواب نوشتہ حضرت خلیفۃ ثانی سیدنا محمود - صرف ۲ جلدیں باقی ہیں۔
البرق	۴ر	۱ر	رد شیعہ
طبیب روحانی	۲ر	۱ر	دس روحانی کبیرہ گناہوں کا علاج قرآن و حدیث سے۔
مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی	۱ر	۸ر	اس پیشگوئی کے متعلق نہایت مکمل و مدلل جواب مرزا سلطان محمد کے خط کا عکس بھی ساتھ ہے۔
الوصیۃ پر نظر	٠ر	ـر	غیر مبائعین کے اعتراضات دربارہ خلافت کا رد
خصوصیات مسیح موعودؑ	۱ر	٠ر	اس بات کا ثبوت کہ مسیح موعود مجددوں سے اعلیٰ شان رکھتے اور زمرہ انبیاء میں داخل تھے۔
بلوغ المرام	۱۲ر	۹ر	حدیث کی مشہور و معروف درسی کتاب
حقیقت نزول المسیح	۱۰ر	۶ر	پنجابی نظم مسیح ناصری کی وفات اور مسیح موعود کے تمام دعاوی صداقت کا ثبوت قرآن و حدیث سے۔ ۳۰ صفحہ حجم پنجابیوں کے لئے نہایت کارآمد
درثمین فارسی مجلد	۹ر	۷ر	یہ کتاب سوائے دفتر تشحیذ کے اور کہیں سے نہیں ملیگی چند جلدیں باقی ہیں
درثمین اردو قسم اعلیٰ	۵ر		تمام اردو اشعار سن وار جمع کئے گئے ہیں
درثمین اردو قسم دوم	۳ر		یہ پہلے چھاپہ کی ہر چند جلدیں باقی ہیں۔

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
در ثمین اردو فوٹو والی	۸/		
واقعہ صلیب	۶		مسیح کے صلیب سے زندہ اتارے جانے کی عینی شہادت
صداقت مریمیہ	۶/	۱۴/	یہودی مسیحی اسلامی ذرائع سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح بے باپ پیدا ہوئے اور آنحضرت نے ہی مسیح کی تطہیر فرمائی۔
ظہور المہدی	۶/	۶	احمدی مذہب کے مسلمانوں کے عقاید مع دلائل قرآن وحدیث سے
نغمہ اکمل حصہ دوم	۲/	۲/	سلسلہ احمدیہ کی گذشتہ تاریخ برنگ تغزل قلمبند ہے
" " سوم	۱/	۳/	"
ہدایات دربارہ معاملات	۲/	۱/	معاملات بیع وشرا قرض کفالت وغیرہا کے تمام مسائل واحکام قرآن و احادیث سے مدلل قلمبند کئے گئے ہیں۔
البلاغ المبین	۱/	۳/	حضرت مسیح موعود کی آخری تقریر جو لاہور رؤسا کے مجمع میں فرمائی اور حضرت خلیفہ اول کی سب سے پہلی تقریر کا مجموعہ
ادعیۃ القرآن	۲/	۱۰/	قرآن مجید کی تمام دعائیں مع ترجمہ اردو نثر ونظم مرتبہ قاضی اکمل صاحب ہر مسلمان کے پاس ایک جلد ہونی چاہیئے۔
مکتوبات احمدیہ جلد اول	۸/	۴/	وہ خطوط جو حضرت صاحب نے میر عباس علی شاہ کے نام لکھے
" " دوم	۸/	۶/	جو وقتاً فوقتاً آپ نے ہندو آریہ برہمو مذاہب کے لیڈروں کے نام لکھے
" " سوم	۸/	۶/	" " " "
نشان رحمت	۱/	۳/	سیدنا محمود کے مصلح موعود ہونے کا ثبوت نوشتہ فاضل مولانا میر محمد اسمٰعیل صاحب
ضرورت زمانہ	۸/	۸/	اسلام کے متعلق جس قدر موٹے موٹے سوالات یا اعتراضات آجکل کئے جاتے ہیں انکے جواب بچوں کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔
اسلام کی پہلی کتاب (حصہ اول)	۴/	۳/	سلسلہ احمدیہ کے تمام مشہور عقائد کا بیان اور اعتراضوں کا جواب
محمد رسول اللہ	۱/	۱/	مسیح یا محمد ایک عیسائی ٹریکٹ کا جواب
معیار حق	۳/	۱/	سچے مذہب کی شناخت بوعدہ انعام

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
لیکچر مہر سنگھ نمبر ۱ ، لیکچر مہر سنگھ نمبر ۲	ـ ر	۰ ر	باوا نانک علیہ الرحمۃ کے اسلام کا ثبوت "
ترجمہ انگریزی حصہ اول	۰۲ر	۵ر	ترجمہ سیکھنے کے آسان قاعدے اور اسکی مثالیں
" حصہ دوم	۰۴ر		مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب
اربعین نمبر ۳ و نمبر ۴	۴ر	۲ر	حضرت اقدس کی تحریر
پرانی تحریریں حضرت مسیح موعودؑ	۰۲ر	۱ر	یہ دونوں رسالے حضرت مسیح موعود کے قلم ندرت رقم سے نکلے ہوئے معارف و حقائق کا مجموعہ ہیں۔
الاسماء الحسنیٰ	۵ر	۰۲ر	اسمائے باری تعالیٰ اور ہر ایک اسم کے معانی و تشریح
الموعظۃ الحسنۃ	۲ر	۱ر	تفسیر سورہ تبت یدا عجیب و غریب
سلک مروارید حصہ اول	۴ر	۲ر	لڑکیوں کو سلسلہ احمدیہ سے واقف کرنے کے لئے دلچسپ ناول کی طرز میں
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر	شاہی طبیب علامہ نور الدین حکیم حاذق کے مجربات کا مجموعہ مفید نادر نسخے
" حصہ دوم	۱۰ر	۵ر	"
" حصہ سوم	۱۰ر		"
تفسیر القرآن جزو اول	عہ ر	۶ر	پہلے پارہ کی نہایت مفصل و بے نظیر تفسیر
ترجمۃ القرآن از نمبر ۲۷ تا ۲۹	عہ ر	فی جلد	شیخ یعقوب علی صاحب کی تفسیر جسمیں موجودہ زمانہ کے اعتراضات اور ربط آیات قرآنی کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔
حقیقت نماز	عہ ر	۵ر	نماز کی فلاسفی اسکے متعلق تمام احکام و اذکار کا دلچسپ مجموعہ حجم ۳۰۴ صفحہ نہایت ارزاں قیمت ہے۔
النصیح	۲ر	۱ر	تائید سلسلہ میں
رپورٹ تحفہ سالانہ	عہ ر	۸ر	جلسہ ۱۸۹۹ء کی مفصل رپورٹ اور تقریروں کا مجموعہ

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
البشریٰ حصہ اوّل	للعہ	عہ۸	حضرت مسیح موعود کے تمام الہامات کشوف رؤیا کا مجموعہ
" " دوم			
و مکاشفات			
آثار مبارکہ	ا ر		دلچسپ ڈائری میرے آقا مسیح موعود کی
نماز مترجم	۵ ر	۰ ر	زیادہ ترجمہ حضرت اقدس کا دیا ہے۔
قدامت روح و مادہ	۴ ر	۳ ر	
اسلام	۰۲ ر	۲ ر	
بزریعہ تبلیغ پھیلا ہے			مضمون نام سے ظاہر ہے تالیف منشی برکت علی صاحب شملوی
ضرورت نبی	۰۱ ر	ا ر	
خطبات نور حصہ اوّل	۸ ر	۱۴ ر	مولانا نورالدین خلیفہ اول کے خطبات جمعہ و عیدین کا مجموعہ
" " دوم	۱۰ ر		
چمکار محمدی	۸ ر	۴ ر	سوانح نبی کریم پنجابی نظم
چمکار مہدی	ا ر	۵ ر	منشی جھنڈے خان صاحب کی دلکش نظمیں پنجابی اردو
وصیت نامہ مولوی عبید الحی مرحوم	ا ر	۵ ر	
انوار مہدی	— ر		
قبولیت دعا کے طریق	۰۲ ر	عہ مجلد ۸	حضرت خلیفہ ثانی کے بتائے ہوئے طریق
کلام محمود	۴ ر		حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کے تمام اشعار کا مجموعہ
امۃ الحفیظ کی آمین	ــر		"
مباحثہ امرتسر	۲ ر	لنہ	مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مابین جو تحریری مباحثہ امرتسر میں ہوا
قرآن شریف حیدرآبادی	سعہ		مولانا میر محمد سعید صاحب نے حضرت خلیفہ اول سے سبقاً پڑھکر مرتب کیا ہے اور خلیفہ ثانی سے پہلے جو کچھ احمدیہ لٹریچر میں موجود تھا اسکا خلاصہ تفسیری نوٹوں میں موجود ہے۔

نام کتاب	قیمت اصلی	رعایتی	خلاصہ مضمون
پیغام حق	۴ر	۳ر	ابتدا تبلیغ سلسلہ کے لئے اس سے بہتر رسالہ نہ ملیگا نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر
مباحثہ شملہ	۴ر	۳ر	مشہور ومعروف مباحثہ مابین مبایعین وغیر مبایعین کا فیصلہ جو ایک غیر احمدی منصف مسلمہ فریقین نے نہایت مدلل لکھا ہر احمدی مبائع کے پاس ہونا چاہیئے۔
نبی کی پہچان	ار	۔ر	نبی کی معرفت کے طریق
انوار خلافت	۱۰ر	۱۰ر	حضرت خلیفہ ثانی کی تقاریر بر جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۱۶ء کا مجموعہ
القاء ربانی	۱۲ر	۵ر	مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی اور لو تقول علینا پر مدلل ومفصل بحث اور اعتراضات ابواحمار کا مفصل و دندان شکن جواب
عصمت انبیاء	۱۰ر	۶ر	پادری مانرو کے رسالوں کا جواب اکثر حصہ حضرت اقدس کا نوشتہ ہے ان آیات کے صحیح معنی جن سے نبیوں پر گناہ کا الزام دیا گیا ہے۔
غلامی	۳ر	۲ر	غلامی کے متعلق تمام ضروری تشریحات اور اعتراضات کا جواب
لیکچر سیالکوٹ	۱ر	ار	جسمیں حضرت اقدس نے سب سے پہلے کرشن ہونیکا دعوی کیا
پیغام صلح	۲ر	ار	حضرت اقدس کی آخری تصنیف
چشمہ مسیحی دوسرا ایڈیشن	۳ر	۲ر	حضرت اقدس کی تصنیف رد عیسائیاں میں
شدھی کی اشدھی	۶ر	۴ر	آریوں کی شدھیوں کا حشر
الاستخلاف	۳ر		شیعہ کا رد صرف آیات قرآنی سے لاجواب کتاب
قصیدہ مہدویہ	۔ر	۶ر	حضرت اقدس کی ایک عربی نظم کا پنجابی منظوم ترجمہ
گذشتہ فائل تشحیذ بلا جلد	۸ر عار	عار	نادر و مفید مضامین کا مجموعہ پھر نہ ملیگا اب قدر کرو
فائل تشحیذ مجلد	سے	عار	ہر سنہ کے فائل ملسکتے ہیں بعض نامکمل بھی ہیں۔

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
کسر صلیب نمبر ۱	ار	ءر	ردّ عیسائیاں میں اشاعت کے لئے بہت عمدہ رسالے ہیں
کسر صلیب نمبر ۲	ءر	ءر	״
منصب خلافت	ار		خلافت کی منصب کی حضرت خلیفہ ثانی نے تشریح فرمائی ہے
مسدس محمد صاحب حبیب	۱/	ءر	جناب ثاقب مالیر کوٹلوی کا دلکش کلام ضرور خریدیئے۔
صراط مستقیم	۲ر	ار	وفات مسیح ناصری اور حضرت اقدس کی صداقت کے بارے میں مختصر مدلل رسالہ
ہدیہ ثاقب	۲ر	ار	کشتیٔ نوح کا حصہ تعلیم سلیس نظم میں
مخمس سلیم	۲ر	ار	جناب حالی کے ترکیب بند شکوہ ہند پر مخمس ہے
سر الشہادتین	ار	ءر	سورہ یٰس سے صاحبزادہ عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی نکالی گئی ہے
دافع البلاء	۲ر	ار	حضرت مسیح موعود کی تصنیف
حل چیستان مرزا کا جواب	ار	ءر	ثناء اللہ کے جواب میں عربی میں ۲۴
مورکھ سدھ	ار	ءر	پنجابی نظم ہے۔
تشحیذ ماہ فروری ۱۵ء	۶	۴ر	حضرت صاحب کی کتب سے حضرت صاحب کی نبوت کا ثبوت تمام حوالوں کا مجموعہ
تشحیذ جون ۱۵ء	۵	۴ر	شیعہ کی کتب سے مہدی آخر زمان کا ثبوت
تشحیذ اگست ۱۴ء	۴ر	۲ر	حضرت صاحبزادہ صاحب کے مصلح موعود ہونیکا ثبوت۔ اور اعتراضوں کا جواب
تشحیذ فروری ۱۳ء	۴ر	۲ر	اس رسالہ میں نبی کریم صلعم کی سوانحعمری از پیدایش تا رحلت درج ہے
تشحیذ جون ۱۳ء	۶	۴ر	سلسلہ احمدیہ پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں انکا جواب عالمانہ رنگ میں اکثر جواب نئے ہیں
تشحیذ ستمبر ۱۳ء	۸ر	۷ر	تمام قرآن مجید کی آیات پر حضرت خلیفۃ المسیح کے درس سے نوٹ
رسالہ جنوری ۱۶ء	۴ر	۲ر	اس رسالہ میں سبائیین کا حقیر ہونا یہ دلائل قویہ ثابت کیا گیا ہے

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
رسالہ مارچ ۱۶ء	۴ر	۲ر	احمد قادیانی کی صداقت آیات قرآن سے
رسالہ اپریل ۱۶ء	۴ر	۲ر	اس رسالہ میں ایک احمدی اور غیر احمدی مولوی کا مناظرہ۔ حیات و ممات مسیح پر درج ہے
رسالہ مئی ۱۶ء	۴ر	۲ر	حضرت صاحب کی نبوت قرآن و حدیث سے ثابت کی گئی ہے نیز اہل شیعہ کو صحابہ رسول و صحابہ امام حسین کا مقابلہ کر کے دکھلایا گیا ہے۔
تشحیذ ماہ اکتوبر ۱۶ء	۵ر	۴ر	انجیل قرآنی اور رسالہ مسیح یا محمد کا دندان شکن مفصل مدلل جواب
سرمہ نور	عہر	[illegible] فی تولہ	یہ سرمہ حضرت مولانا نور الدین صاحب کے مطب میں علی العموم استعمال ہوتا تھا۔
سرمہ شفا	۱۲ر	۸ر فی تولہ	یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے تیار کردہ نسخہ سے بنایا گیا ہے۔ جو ککروں کے لئے نہایت مفید ہے۔ دھند جالا۔ پڑبال کے لئے بھی مفید ہے۔
عرق کافور	۱۴ر	۱۲ر فی شیشی	امراض تخمہ۔ ہیضہ۔ اسہال وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے
مرہم عیسیٰ	۱؍۴ر	عار	ڈبی کلاں۔ تمام ناسوروں۔ خنازیر۔ دنبل وغیرہ کے لئے مفید ہے
" "	۴ر	۳ر	ڈبی خورد۔ " " "

فہرست مضامین منشی خادم حسین صاحب رضی

یہ شیعہ مذہب کی تردید میں منشی صاحب کے مضامین والے رسالے ہیں ہر رسالہ ۴ر کی بجائے ۳ر پر ملیگا سب کے خریدار کو ۱۰ فیصدی رعایت نئے خریدار بننے والے اور سابق رسالوں کے خریدار کو ۱۰ فیصدی ہی رعایت ہی ممکن ہے۔ بعض رسالے ختم ہوں۔ (۱) تحقیق واقعات کربلا دسمبر ۱۱ ۱۹ء (۲) واقعات کربلا دسمبر ۱۲ء (۳) شیعیان قدیم نومبر ۱۲ء (۴) الملاحم ستمبر ۱۲ء (۵) خواص الائمہ جولائی ۱۲ء (۶) علامات الشیعہ جون ۱۲ء (۷) عبد اللہ بن سبا مئی ۱۲ء (۸) شیعہ مذہب مارچ ۱۲ء (۹) مسلمان مثنا اہل البیت جنوری ۱۳ء (۱۰) تعزیہ داری ایران دسمبر ۱۳ء (۱۱) یزید کی صحیح حوانی نومبر ۱۳ء (۱۲) عقاید نصاریٰ و عقائد شیعہ اکتوبر ۱۳ء (۱۳) شمائل مرتضوی جولائی ۱۳ء (۱۴) جواب اعتراضات شیعہ مارچ ۱۳ء (۱۵) واقعات کربلا تشحیذ جنوری ۱۳ء (۱۶) جواب اعتراضات شیعہ مارچ ۱۳ء (۱۷) مماثلت شیعہ و نصاریٰ اکتوبر ۱۳ء (۱۸) خلفاء راشدین و یزید کا مقابلہ (۱۹) اتحاد الفریقین فی ... اعتقاد الفریقین فروری ۱۳ء

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	خلاصہ مضمون
رسالہ مارچ سنہ ۱۶ء	۴ر	۲ر	احمد قادیانی کی صداقت آیات قرآن سے
رسالہ اپریل سنہ ۱۶ء	۴ر	۲ر	اس رسالہ میں ایک احمدی اور غیر احمدی مولوی کا مناظرہ۔ حیات و ممات مسیح پر درج ہے
رسالہ مئی سنہ ۱۶ء	۴ر	۲ر	حضرت صاحب کی نبوت قرآن وحدیث سے ثابت کی گئی ہے نیز اہل شیعہ کو صحابہ رسول و صحابہ امام حسین کا مقابلہ کر کے دکھلایا گیا ہے۔
تشحیذ ماہ اکتوبر سنہ ۱۶ء	۵ر	۴ر	انجیل قرآنی اور رسالہ مسیح یا محمد کا دندان شکن مفصل مدلل جواب
سرمہ نور	۶ر	۳ر فی تولہ	یہ سرمہ حضرت مولٰنا نورالدین صاحب کے مطب میں علی العموم استعمال ہوتا تھا۔
سرمہ شفا	۱۲ر	۸ر فی تولہ	یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے تیار کردہ نسخہ سے بنایا گیا ہے۔ جو ککروں کے لئے نہایت مفید ہے۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال کے لئے بھی مفید ہے۔
عرق کافور	۱۴ر	۱۲ر فی شیشی	امراض تخمہ۔ ہیضہ۔ اسہال وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے
مرہم عیسٰے	۴؍۱ر	۱۰ر	ڈبی کلاں۔ تمام ناسوروں۔ خنازیر۔ دنبل وغیرہ کیلئے مفید ہے
"	۹ر	۳ر	ڈبی خورد۔ " " " "

فہرست مضامین منشی خادم حسین صاحب رضہ

یہ شیعہ مذہب کی تردید میں منشی صاحب کے مضامین والے رسالے ہیں ہر رسالہ ۴ر کی بجائے ۳ر میں ملیگا سب کے خریدار کو ۱۰فیصدی رعایت نئے خریدار بننے والے اور ان رسالوں کے خریدار کو ۲۰ فیصدی رعایت ہی ممکن ہے۔ بعض رسالے ختم ہوں۔ (۱) تحقیق واقعات کربلا دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء (۲) واقعات کربلا دسمبر سنہ ۱۲ (۳) شیعیان قدیم نومبر سنہ ۱۲ء (۴) الملزام ستمبر سنہ ۱۳ (۵) خواص الائمہ جولائی سنہ ۱۳ (۶) علامات الشیعہ جون ۱۲ (۷) عبداللہ بن سبا مئی سنہ ۱۲ (۸) شیعہ مذہب مارچ سنہ ۱۲ (۹) سلمان منا اہل البیت جنوری سنہ ۱۳ (۱۰) تعزیہ داری ایران دسمبر سنہ ۱۳ (۱۱) یزید کی مدح حوانی نومبر سنہ ۱۳ (۱۲) عقاید نصارٰی و عقاید شیعہ اکتوبر سنہ ۱۳ (۱۳) شمائل مرتضوی جولائی ۱۳ (۱۴) جواب اعتراضات شیعہ مارچ سنہ ۱۳ (۱۵) واقعات کربلا تشحیذ جنوری سنہ ۱۳ (۱۶) جواب اعتراضات شیعہ مارچ سنہ ۱۳ (۱۷) مماثلت شیعہ و نصاری اکتوبر سنہ ۱۳ (۱۸) خلفاء راشدین و یزید کا مقابلہ (۱۹) اتحاد الفریقین فی ... اعتقاد و النعم فی تعین فروری سنہ ۱۲ء

جنوری سنہ ۱۴ء

من قماش فروش دل صد پارۂ خویشم

احباب جماعت احمدیہ کی خدمتمیں ضروری گذارش

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ تشحیذ اپنی عمر کا گیارہواں سال ختم کرتا ہے اب خدا کے فضل سے یہ اس قابل ہی کہ آپکا دست بازو بنکر کام کرے میں اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتا جو عمدگی مضامین یا بروقت اشاعت کی نسبت کچھ کہوں کیونکہ آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جنھوں نے مجھے مختلف اوقات میں چٹھیاں لکھی ہیں کہ تشحیذ کا ایک ایک نمبر مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتا ہی اور اکثر احباب تو لکھتے رہے ہیں کہ بس اسی نمبرنے کل قیمت ادا کردی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہاں سے بھی جو مبلغین یا واعظین یا علماء اندرونی یا بیرونی مخالفین کے مقابلہ کیلئے باہر بھیجے جاتے ہیں وہ بھی اکثر تشحیذ کا کوئی نہ کوئی نمبر اپنے ہمراہ لیکر اسکی قدر افزائی فرماتے رہتے ہیں یہ سب کچھ ہی مگر خریداروں کی تعداد میں کوئی معتدبہ اضافہ نہیں پھر آجکل کاغذ کی قیمت سہ گنی ہوگئی ہے اور چھپوائی کے اخراجات آگے سے ڈیوڑھے اور چندہ سالانہ وہی دو روپے (عہ) اسکا نتیجہ یہ ہی کہ تشحیذ فنڈ بہت کمزور ہوگیا ہی چنانچہ عملہ تشحیذ کو ابھی ماہ ستمبر کی تنخواہ نہیں ملی بلکہ کہا جا سکتا ہی کہ طبع رسالہ کے اخراجات بھی کسی حد تک گرہ سے برداشت کئے گئے ہیں باوجود اس بات کے کہ اسے بڑی محنت سے ایڈٹ کیا جاتا ہی اور بالکل وقت پہ آپکی خدمتمیں پہنچایا جاتا ہی آپ صاحبان کا سلوک اس رسالہ سے یہ ہو تو یہ کسقدر افسوس کی بات ہی پھر خریدار بڑھانیکی تحریک تو کیا کروں حال یہ ہی کہ گذشتہ ۱۹۱۵ء تک ۱۴۲ روپے ۵۲ آنے ۱۳ پائی ۹ ان صاحبوں کے ذمہ ہی جو اب رسالہ کی خریداری بھی چھوڑ چکے ہیں اس بقایا کی وصولی کے لئے تمام برادرانہ و محبانہ طریق ختم ہو چکے ہیں پھر وہ صاحبان جو ابھی خریدار ہیں انکے ذمہ ۱۹۱۵ء-۱۹۱۲ء کا بقایا دو سو روپے ہی اور ۱۹۱۶ء کا بقایا ۹۸ روپے ۷ آنے ۹ پائی یہ ہمارا جائز حق ہی جو تا حال آپ دوستوں نے ادا نہیں فرمایا وی پی جاتے ہیں تو واپس آتے ہیں یا خط لکھے جاتے ہیں تو جواب نہیں آتے حالانکہ رسالہ مقررہ حجم عمدہ مضامین اچھی لکھوائی چھپوائی کیساتھ آپکی خدمتمیں برابر پہنچاتے رہے ہیں اب فرمائیے ہم کیا طریق اختیار کریں آپکا عدم توجہی سے ان خوش معاملہ خریداروں کی حق تلفی کا گمان ہی جو پیشگی چندہ عطا فرماتے ہیں۔ پیارے بھائیو! حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری کرو میں خیرات نہیں مانگتا اعانت کی درخواست ابھی آپ ہی کے انصاف پر چھوڑتا ہوا صرف اتنا کہتا ہوں کہ یہ بقایا فوراً ادا کرو تاکہ رسالہ بند نہ ہو جائے اخیر میں اپنے خوش معاملہ خریداران کا شکریہ ادا کرتا ہوا یہ عرض کرتا ہوں تاکہ آپ صاحبان سال آئندہ کے وی پی وصول فرمالیں اور ...... ایک ایک خریدار دیں تو تشحیذ اسی آپ تاسے چل سکتا ہے ورنہ موجودہ حالات میں یہ سیلف سپورٹ نہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پرانا دیوان

احباب کو معلوم ہے کہ براہین احمدیہ کی تصنیف سے پہلے یعنی سنہ ۷۳ و ۷۶ء کے قریب قریب آپ نے فرخ قادیانی کے تخلص سے ایک مثنوی فارسی میں حوالہ قلم معارف رقم فرمائی اور کچھ غزلیں و قصائد حمد و نعت یہ سب کلام ایک بستہ میں محفوظ تھا جو حضرت خلیفہ ثانی امیر المومنین و دیگر خاندان نبوت نے کمال مہربانی سے ہمارے دوست فخر ملتانی کو بغرض اشاعت عطا فرمایا ہے۔ قریباً چار ہزار اشعار ہیں اگرچہ وقت تنگ ہے اور مسودہ کا صاف کرنا اور اسے ترتیب دینا بہت مشکل کام تاہم امید واثق ہے کہ جلسہ پر یہ دیوان شائع ہو جائیگا سب سے پہلے اس دیوان میں سے تشحیذ ہی نے اشعار شائع کئے تھے۔ اب سب سے آخر اسکے مکمل چھپنے سے پہلے بھی ایک غزل اردو بطور تبرک شائع کی جاتی ہے جو احباب کی فیض اندوزی کا موجب ہوگی۔

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے
تو پھر کیوں ظنِّ بد سے ڈر نہیں ہے

کوئی جو ظنِّ بد رکھتا ہے عادت
بدی سے خود وہ رکھتا ہے ارادت

گمانِ بد شیاطین کا ہے پیشہ
نہ اہل عفّت و دین کا ہے پیشہ

تمہارے دل میں شیطاں گھے ہیں بچّے
اسی سے ہیں تمہارے کام کچّے

وہی کرتا ہے ظنّ بد بلا ریب
کہ جو رکھتا ہے پردے میں وہی عیب

وہ فاسق ہے کہ جس نے رہ گنوایا
نظر بازی کو اک پیشہ بنایا

مگر عاشق کو ہرگز بد نہ کہئیو
وہاں بد ظنّیوں سے بچ کے رہیو

اگر عشّاق کا ہو پاک دامن
یقیں سمجھو کہ ہے تریاک دامن

مگر مشکل یہی ہے درمیاں میں
کہ گل بے خار کم ہیں بوستاں میں

تمہیں یہ بھی سناؤں اس بیاں میں
کہ عاشق کس کو کہتے ہیں جہاں میں

وہ عاشق ہے کہ جس کو حسب تقدیر
محبّت کے کماں سے آئیگا تیر

نہ شہوت ہے نہ ہے کچھ نفس کا جوش
ہُوا الفت کے پیمانوں سے مدہوش

لگی سینے میں اسکے آگ غم کی
نہیں اسکو خبر کچھ پیچ و خم کی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۶۵

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن کی

کافوری جنتری

کافوری جنتری ۱۹۱۷ء کی نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپ رہی ہے اور جنوری ۱۹۱۷ء کے پہلے ہفتہ سے بلا قیمت و محصولڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جائیگی اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیئے جنتری مذکورہ وقت پر آپکے پاس روانہ کردی جائیگی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

جلدی بیماری کی دوا

یہ تیل کئی ایک مفید دیسی اور ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی دوائیاں ملاکر بنا ہے اس سے ہر قسم کے جلدی بیماری یعنی چمڑے کا مرض مثلاً خارش کھجلی چھاجن اپرس وغیرہ رفع ہوتے ہیں برص سے خراب ہوئی ہوئی چمڑے میں یہ اچھا فائدہ دکھلاتا ہے چمڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آجاتا ہے اس حالت میں تیل لگانے سے پورا نفع نہیں ملتا اسوجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنیوالی دوا ایڈ و ڈ انیرڈ سالسا بھی حسب ہدایت استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک ایک سے چار تک ۵؍ رسالہ قیمت ؏ محصول ۲؍

کان بہنے کی دوا

کان کے اندر ریم آتا ہو پرانا ہو یا نیا ہو دو تین مراتب کے استعمال سے بہنا بند ہوجاتا ہے قیمت ۴؍ پچکاری کان صاف کرنیکی ۲؍ خرچ ہر دو چیز کا ۵؍

کلوروڈائین

یہ انگریزونکی ایک خانگی دوا ہے ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک ہی دو خوراک سے جاتی ہے آؤں دست اور پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے بنوایا ہے اور دیگر کلوروڈائنوں سے کہیں بہتر ہے۔ اسلئے بازاری کلوروڈائن نہ خریدیں اس کلوروڈائن کو خریدیں قیمت ۶؍ اور ایک درجن کے چار روپے محصولڈاک ۵؍

دانت کے درد کی دوا

لگاتے ہی درد مٹاتی ہے روتے کو ہنساتی ہے ایک باریک و مضبوط تنکے یا سینک کے سرے پر روئی لپیٹکر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

رجسٹرڈ اپیل نمبر ۴۶۵

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے-برمن کی

کافوری جنتری

کافوری جنتری ۱۹۱۷ء کی نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپ رہی ہی اور جنوری ۱۹۱۷ء کے پہلے ہفتہ سے بلا قیمت و محصول ڈاک قدر دانوں کے پاس بھیجی جائیگی اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے جنتری مذکورہ وقت پر آپکے پاس روانہ کردی جائیگی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

جلدی بیماری کی دوا

یہ تیل کئی ایک مفید دیسی اور ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی دوائیاں ملاکر بنا ہی اس سے ہر قسم کے جلدی بیماری یعنی چمڑے کا مرض مثلاً خارش کھجلی چھاجن ایرس وغیرہ رفع ہوتے ہیں برص سے خراب ہوئی ہوئی چمڑے میں یہ اچھا فائدہ دکھلاتا ہے چمڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آجاتا ہی اس حالت میں تیل لگانے سے پورا نفع نہیں ملتا اسوجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنیوالی دوا ایڈ وڈ انیرڈ سالسا بھی حسب ہدایت استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی شیشی ۸ محصول ڈاک ایک سے چار تک ٥ رسالسہ قیمت ع محصول ٦ر

کان بہنے کی دوا

کان کے اندر ریم آتا ہو پرانا ہو یا نیا ہو دو تین مراتب کے استعمال سے بہنا بند ہوجاتا ہی قیمت ۱۲ پچکاری کان صاف کرنیکی ۴ر خرچ ہر دو چیز کا ٥ر

کلوروڈائن

یہ انگریزی کی ایک خانگی دوا ہی ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک ہی دو خوراک سے جاتی ہی اوّل دست اور پیچش کے لیئے یہ نہایت مفید ہی ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے بنوایا ہی اور دیگر کلوروڈائنوں سے کہیں بہتر ہی۔ اسلیئے بازاری کلوروڈائن نہ خرید کر یہ اس کلوروڈائن کو خریدیں قیمت ۲ر اور ایک درجن کے چار روپے محصول ڈاک ٥ر

دانت کے درد کی دوا

لگاتے ہی درد مٹاتی ہی روتے کو ہنساتی ہی ایک باریک و مضبوط تنکے یا سینک کے سر پر روئی لپیٹ کر اسے اس دوا میں ڈبو کر ٹھیک درد کے مقام پر لگاؤ اور اگر دانت کی جڑ میں درد ہو تو ذرا سی

محصول ایک سے ۸ فی شیشی ۳ر ٦ر